03

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

20 تا 26 رجب المرجب 1446ھ/21 تا 27 جنوری 2025ء

اس شمارے میں

عالمی کانفرنس......ایجنڈا کس کا؟

امیر سے ملاقات (34)

9 مئی، آئینی بنچ اور سیاسی مذاکرات

گریٹر اسرائیل کا صہیونی منصوبہ اور......

برے کام کا انجام برا ہے......

اخبارِ اسلام

یوم حساب کی جواب طلبی سے بچیئے!

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۱۷﴾ (القمر)

’’اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے بہت آسان کر دیا ہے۔ اب ہے کوئی نصیحت لینے والا۔‘‘

مطلب یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو ذکر و تذکر کے لیے، نصیحت حاصل کرنے کے لیے اور اسے عملی زندگی میں اپنانے کے لیے آسان بنایا ہے۔ اب تم میں سے ہے کوئی جو اس نصیحت پر عمل کرے؟ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید سارے کا سارا اس نقطۂ نظر سے پڑھنا کہ اس کو پڑھ کر نصیحت حاصل کرنا ہے، اور اس پر عمل کرنا ہے، یہ سب پر فرض ہے۔ البتہ قرآن مجید سے فقہی مسائل کا استنباط اور اس کی تفسیر کے علوم کا حاصل کرنا سب مسلمانوں پر فرض نہیں ہے۔

ہر مسلمان کو یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نام کیا پیغام بھیجا ہے؟ یہ ایک دستی خط آیا ہے۔ اور یہ کسی عام آدمی کے ہاتھوں نہیں بلکہ سید الاولین والآخرین محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں ہم تک پہنچا ہے۔ پیغام بھیجنے والے نے تاکید کے ساتھ متنبہ کیا ہے کہ وہ تم سب سے اس خط کا جواب بھی لے کر رہے گا۔ اُس نے بار بار تاکید کر دی ہے کہ اگر تم نے اس خط کو اچھی طرح سے پڑھ کر پورے خلوص کے ساتھ نہ سمجھا اور اس پر عمل نہ کیا تو یہی نبی ﷺ جو خط لے کر تمہارے پاس آئے ہیں، یومِ حساب تمہارے خلاف دعویٰ دائر کریں گے۔...... رہ گئے پڑھے لکھے جاہل جنہوں نے ایم اے اور پی ایچ ڈی تو کر لیا لیکن قرآن وحدیث کو سمجھنے کی تکلیف گوارا نہیں کی تو اُن حضرات کو سمجھ لینا چاہیے کہ اُن کا معاملہ انتہائی خطرناک ہے۔ ان پر یہ فردِ جرم عائد ہوگی کہ یہ دنیا جہان کے اناپ شناپ کو تیار تھے اور ایرے غیرے کے پیغام کو سینے سے لگاتے رہے مگر اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی سنت سے مُنہ موڑے رکھا۔ کتاب وسنت کے علم سے بے پروائی وہ جرم ہے جس کے مرتکب مشرکین مکہ ہوئے تھے، انہوں نے بھی حضور ﷺ کی دعوت اور اللہ کے پیغام سے اعراض کیا تھا۔

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 472 دن گزر چکے ہیں! کل شہادتیں: 46200 سے زائد، جن میں بچے: 18800، عورتیں: 14200 (تقریباً)۔ زخمی: 110200 سے زائد

اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے!

سُورۃُ الْقَصَص — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیات: 87، 88

وَلَا یَصُدُّنَّکَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْکَ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ﴿۸۷﴾
وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۣ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ۭ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

آیت ۸۷: ﴿وَلَا یَصُدُّنَّکَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْکَ﴾ ’’اور وہ آپؐ کو روک نہ سکیں اللہ کی آیات سے اس کے بعد کہ وہ آپؐ پر نازل کردی گئی ہیں‘‘

یعنی اگر آپؐ ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا کوئی تعلق رکھیں گے‘ چاہے وہ کسی ادنیٰ درجے کی قبائلی عصبیت ہی کی بنیاد پر ہو تو وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپؐ کی دعوت کے عمل میں رکاوٹ بنیں گے اور آپؐ کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل سے برگشتہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

﴿وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ﴿۸۷﴾﴾ ’’اور اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہیے اور شرک (جیسے گھناؤنے جرم) کا شائبہ بھی اپنے قریب مت آنے دیجیے۔‘‘

آیت ۸۸: ﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۣ﴾ ’’اور مت پکاریئے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔‘‘

اس نوعیت کے احکام میں اگرچہ صیغہ واحد میں خطاب بظاہر حضور ﷺ سے ہوتا ہے لیکن حقیقت میں آپؐ کی وساطت سے تمام اُمت مخاطب ہوتی ہے۔

﴿کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ۭ﴾ ’’ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اُس کے چہرے کے!‘‘

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے: العجز عن درک الذات ادراک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ادراک سے عجز ہی اصل ادراک ہے۔ یعنی جب انسان یہ سمجھ لے کہ میں اُس کی ذات کو نہیں سمجھ سکتا تو بس یہی ادراک ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔ بہرحال آیت زیر مطالعہ کے حوالے سے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

﴿لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾﴾ ’’فرماں روائی اُسی کی ہے اور اُسی کی طرف تم سب لوٹا دیئے جاؤ گے۔‘‘

بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم' ونفعنی وایاکم بالآیات والذکر الحکیم○○

درس حدیث

خیانت کا وبال

عَنْ عَدِیِّ بْنِ عُمَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غُلُوْلًا یَأْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ)) قَالَ: فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ - کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (ﷺ) اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ قَالَ: ((وَمَا لَکَ؟)) قَالَ: سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ: کَذَا وَکَذَا، قَالَ: ((وَاَنَا اَقُوْلُہُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ، فَلْیَجِیْٔ بِقَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ، فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخَذَ وَمَا نُھِیَ عَنْہُ انْتَھٰی)) (رواہ مسلم)

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ’’تم میں سے کسی کو اگر ہم کسی کام کے لیے عامل بنائیں اور وہ سوئی برابر یا اس سے زائد کوئی چیز چھپالے تو یہ حرکت خیانت ہوگی جو وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا‘‘۔ ایک سیاہ رنگ انصاریؓ اُٹھ کھڑے ہوئے گویا یہ منظر میرے سامنے ہے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! یہ خدمت مجھ سے واپس لے لیجیے! آپؐ نے پوچھا: ’’کیوں، کیا بات ہوئی؟‘‘ وہ کہنے لگا، میں نے سنا ہے کہ آپؐ ایسا ایسا فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ’’وہ تو میں اب بھی کہتا ہوں، کہ ہم کسی کو کسی کام پر اگر عامل بنائیں، تو اُسے تھوڑی بہت چیز (چھوٹی بڑی) جو کچھ ملے وہ جوں کی توں لا حاضر کرنی چاہیے۔ اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ لے لے، اور جس سے منع کیا جائے اس سے باز رہے۔‘‘

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
20 تا 26 رجب المرجب 1446ھ جلد 34
21 تا 27 جنوری 2025ء شمارہ 03
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگرانِ طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالمی کانفرنس...... ایجنڈا کس کا؟

اسلام آباد میں لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے 2 روزہ عالمی کانفرنس میں مسلم دنیا کا ایک جگہ جمع ہو جانے سے ایسا تاثر دیا گیا کہ گویا یہ اس قدر فوری نوعیت کا معاملہ تھا کہ جو مسلم دنیا غزہ کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر اکٹھی نہ ہو سکی، وہ "مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم، چیلنجز اور مواقع" کے عنوان سے منعقد ہونے والے اس اکٹھ میں دست بستہ حاضر ہو گئی۔ دینی روایت سے جڑے افراد کے لیے یہ بات خصوصی طور پر حیرت انگیز بلکہ فکر انگیز تھی کہ اس کانفرنس میں اسلامی تعاون تنظیم، رابطہ عالم اسلامی اور جامع الازہر کے وفود نے بھی شرکت کی۔ لڑکیوں کی تعلیم کے نام پر منعقدہ اس کانفرنس نے مشرف دور کی یاد تازہ کر دی جب مملکتِ خداداد پاکستان میں روشن خیالی اور حقوقِ نسواں کے پُرفریب نعروں کے ذریعے نہ صرف اسلام کے معاشرتی نظام پر خطرناک حملے کیے گئے بلکہ معاشرت کے حوالے سے اسلام کے زریں اصولوں و روایات کو نابود کرنے اور مغرب کے ایجنڈا کو نافذ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ ماضی میں پاکستان سمیت بعض اہم مسلم ممالک کی نصابی کتب سے قرآن پاک کی آیات، احادیث مبارکہ اور اسلامی تاریخ کے ہیروز کو کھرچ کھرچ کر نکالا گیا۔ امریکہ کے ایک سابقہ نائب صدر نے چند برس قبل یہاں تک دعویٰ کیا کہ ایک اہم مسلم ملک کا نظامِ تعلیم اب امریکہ سے بن کر آیا کرے گا!

یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی مسلمان حصول علم یا علم کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا کیونکہ پہلی وحی میں ہی "اقراء" کا حکم رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے پوری انسانیت کو دیا گیا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ "اقراء" کے فوری بعد وارد ہونے والے "باسم ربّ" سے اس کانفرنس میں عمداً چشم پوشی کی گئی۔ پھر یہ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔" محدثین نے اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہاں علم سے مراد دینِ اسلام کے ان ضروری مسائل کو سیکھنا ہے جن سے بے بہرہ مسلمان حلال و حرام میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دورِ جدید کے تمام علوم پر دسترس حاصل کرنا سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ بہرحال، یہ دینِ اسلام کی آفاقیت ہی تو ہے کہ ایمان باللہ، اطاعت و اتباعِ رسول ﷺ اور فکرِ آخرت سے متعلق دینی احکامات کا اطلاق مرد و زن اور رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر سب پر ہی یکساں ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس 2 روزہ کانفرنس کا ایجنڈا اور اس میں کی گئی اکثر تقاریر اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ "تعلیم" کو عنوان کا حصّہ تو محض بہانے کے طور پر بنایا گیا تھا جبکہ اصل ہدف کچھ اور تھا۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ 'انتہا پسندانہ نظریات' اور 'معاشرتی اقدار' مسلم ممالک میں لڑکیوں کی تعلیم کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مسلم ممالک میں اسلامی اقدار پر مبنی بچے کھچے معاشرتی اور خاندانی نظام پر ایک اور وار کرنا، نصابِ تعلیم کے حوالے سے مستقبل کے اس روڈ میپ جو آسمانِ امریکہ سے نازل ہوتا ہے، اس کی پردہ کشائی کرنا اور خصوصاً امارتِ اسلامیہ افغانستان کی لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے پالیسی پر زہر افشانی کرنا اور اس سلسلہ میں ان کے اقدامات کو غیر اسلامی قرار دینا اس کانفرنس کے اصل اہداف کے طور پر واضح ہو کر سامنے آئے۔

یہ سوال اپنی جگہ انتہائی اہم ہے کہ کیا لڑکوں کی تعلیم کے حوالے سے بھی اسی نوعیت کی کسی کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا؟ اس پر مستزاد یہ کہ مغربی ممالک میں ہوم سکولنگ کا تجربہ نہ صرف کامیاب رہا ہے بلکہ والدین کی ایک بڑی تعداد اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو سکولوں کے حوالے کرنے کی بجائے گھر میں ان کی تربیت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

کانفرنس میں اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ لڑکیوں کی تعلیم موجودہ وقت کا اہم چیلنج ہے مسلم دنیا کو اس چیلنج سے نبرد آزما ہونے کے لیے بڑے پیمانے پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ غریب ممالک میں لڑکیوں

کی تعلیم تک رسائی ممکن بنانی ہوگی۔ شاید موصوف بھول گئے کہ اسلام میں مرد وزن دونوں کی تعلیم کی اہمیت نہ صرف قرآن وسنت سے ثابت ہے بلکہ تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال کی اسلامی تاریخ اس پر گواہ ہے۔ (ہم نے گزشتہ تقریباً 100 برس سے مغربی تعلیمی نظام کو بالعموم اپنایا ہوا ہے لہٰذا اس گنتی میں انہیں کُل سے منہا کر دیا گیا ہے!) یہ علیحدہ بات ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لہٰذا مرد اور زن کی تعلیم کے لیے معیارات اور طریقہ کار دونوں مغربی تہذیب سے مختلف ہیں۔

اسلام کے معاشرتی اور خاندانی نظام پر تعفن زدہ مغربی تہذیب کے حملوں کا یہ سلسلہ آج سے نہیں بلکہ گزشتہ کم از کم 2 صدیوں سے جاری ہے۔ لارڈ میکالے کو برطانیہ سے ہندوستان کے گورنر جنرل کی کونسل میں قانونی امور میں مشاورت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اُس نے ہندوستان کے مختلف علاقوں کے دورے کر کے رپورٹ مرتب کی کہ یہاں کے مقامی لوگوں کی اخلاقی اقدار بلند، شرح خواندگی کم وبیش سو فیصد اور سمجھ بوجھ اتنی صائب ہے کہ اس ملک کو اُس وقت تک تسخیر نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ان کی دینی اور ثقافتی اقدار کو تبدیل نہ کر دیا جائے۔ لہٰذا سفارش کی جاتی ہے کہ سب سے پہلے ان کا علمی خزانہ ان سے چھینا جائے۔ لارڈ میکالے کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے یہاں کے لوگوں سے پرانی کتابیں ایک ایک روپے کے عوض خرید کر اُنہیں وہ کتابیں مفت دی گئیں جن میں مغربی اصولوں و روایات کے مطابق فکری اور نظریاتی مواد موجود تھا جبکہ وحی کی مستحکم بنیادوں پر قائم علم کو نکال باہر کر کے نظامِ تعلیم پر سیکولرازم کی اوڑھنی چڑھا دی گئی۔ مغرب کے درآمد شدہ ایسے منصوبوں میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اُس میں طلبہ کو مخلوط ماحول فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مغربی استعمار کی جی حضوری اور ذہنی غلامی کا عادی بھی بنا دیا جاتا ہے۔ ایسے منصوبوں کے فارغ التحصیل یقیناً بیرونی قوتوں کی مکمل گرفت میں ہوتے ہیں اور اُن کے ایجنڈے کو بلا چون و چرا آگے بڑھاتے رہتے ہیں۔ جب تک خلافت کا ادارہ قائم رہا مغرب کے اس مذموم ایجنڈا کے راستے میں کچھ رکاوٹ رہی لیکن خلافت کے منہدم ہونے کے ساتھ ہی طاغوتی قوتوں کو اس میدان میں کھل کھیلنے کا موقع مل گیا۔ نیروبی، قاہرہ، بیجنگ اور بیجنگ پلس فائیو کانفرنسوں کے ذریعے حقوقِ نسواں، عورت کی مادر پدر آزادی اور لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے مغربی ایجنڈا کو انتہائی سرعت سے آگے بڑھایا گیا۔ ''یوگیا کارتا'' قوانین کے تحت LGBTQ کو عام کیا گیا۔ اسلام آباد کانفرنس اور اس کا اعلامیہ اُسی شیطنت کا تسلسل ہے جس کی بنیاد تقریباً نصف صدی قبل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1979ء میں نام نہاد حقوقِ نسواں سے متعلق The Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women (CEDAW) (سیڈا) دستاویز کو منظور کر کے رکھی تھی۔ سیڈا میں مذکور چند شقیں اور قرآن کا ایسی خرافات پر حکم قارئین کی خدمت میں اس عرض کے ساتھ پیش ہے کہ مشتے نمونہ از خروارے:

- سیڈا کے مطابق عورتیں مردوں کی طرح ہی ہوتی ہیں جبکہ قرآن کہتا ہے ''ولیس الذکر کالانثی'' (اور مرد عورت کی طرح نہیں ہے۔)
- سیڈا کا فیصلہ ہے کہ مرد کو تعدد ازدواج کی اجازت نہیں ہے جبکہ قرآن کہتا ہے ''فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنٰی وثلاث ورباع'' (تو پھر جتنی عورتوں سے چاہو نکاح کر لو، دو دو، تین تین اور چار چار۔)
- سیڈا کے مطابق بچوں کے نام اُن کی ماؤں کے نام پر رکھے جائیں جبکہ قرآن کا فیصلہ ہے کہ ''ادعوھم لاٰباءھم'' (تم اُن کو اُن کے باپوں کے نام سے پکارو۔)
- سیڈا عورت کو عدت گزارنے سے منع کرتا ہے جبکہ قرآن واضح کرتا ہے ''والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء'' (طلاق شدہ عورتیں خود تین حیض آنے تک انتظار کرتی رہیں۔)
- سیڈا اقرار دیتا ہے کہ مرد کو عورت پر سرپرستی حاصل نہیں ہے اور باپ کو اپنی بیٹیوں کی سرپرستی نہیں کرنی چاہیے جبکہ قرآن کہتا ہے ''الرجال قوامون علی النساء'' (مرد عورتوں کے نگران ہیں۔)
- سیڈا کے مطابق مرد اور عورت کی میراث برابر ہے جبکہ قرآن کہتا ہے ''للذکر مثل حظ الانثیین'' (مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ ہوگا۔)
- سیڈا مرد کو اپنے جیسے مرد سے اور ایک عورت کو اپنے جیسی عورت سے شادی کی اجازت دیتا ہے جبکہ قرآن کہتا ہے ''اتاتون الذکران من العالمین'' (جہان کے سارے لوگوں میں سے تم ہو جو مردوں کے پاس جاتے ہو۔)
- سیڈا خواتین کو اسقاطِ حمل کا حق دیتا ہے جبکہ قرآن کہتا ہے ''ولا تقتلوا اولادکم'' (اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو)۔
- سیڈا میاں بیوی دونوں کے لیے شادی سے باہر جنسی تعلقات کو جرم نہیں قرار دیتا۔ جبکہ قرآن کہتا ہے ''ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا'' (زنا کے قریب نہ جاؤ، کیونکہ یہ بے حیائی اور بُرا راستہ ہے)۔

(بشکریہ: مولانا زاہد الراشدی صاحب)

سیڈا میں اس کے علاوہ بھی بہت سے منکرات کو جائز بنا دیا گیا جس سے مسلم ممالک کے معاشرتی اور خصوصاً خاندانی نظام پر مغرب کی جانب سے حملوں کا دروازہ کھل گیا۔ اس کے بعد سے آج تک مختلف کانفرنسوں میں عورت کے حوالے سے اسلامی تعلیمات پر مغرب کے وار مسلسل جاری ہیں اور اسلام آباد کانفرنس بھی اس تسلسل میں منعقد کی گئی۔

کانفرنس میں ملالہ یوسف زئی کی شرکت سے بھی بہت سی گرہیں کھل کر سامنے آ گئیں۔ موصوفہ کی افغانستان میں لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے زہر افشانی، امارتِ اسلامیہ افغانستان کو کبھی تسلیم نہ کرنے کے مطالبہ اور وہاں رائج تعلیمی نظام کو غیر اسلامی قرار دینے کے فتویٰ نے اس کانفرنس کے اصل ایجنڈا کو بے نقاب کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور اس میں عورتوں اور مردوں دونوں کے حقوق کا عدل کے ساتھ تعین کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم غیروں کی نقالی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے مسلسل بغاوت کی روش کو جاری رکھیں گے تو ہماری دنیا بھی برباد ہوگی اور آخرت میں بھی ناکامی ہمارا مقدر بن جائے گی۔

اللہ تعالیٰ مسلم ممالک کے فیصلہ سازوں کو دین سے اس بغاوت پر توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

نبی ﷺ کی اُمتی ہونے کی دعوے دار قوم کا نیو ایئر نائٹ کے نام پر ناچ گانے اور دیگر خرافات میں پڑنا بہت بڑا جرم ہے

پاک افغان تعلقات بہتر ہوں گے تو پوری اُمت کے لیے نفع کا باعث ہوگا

پاکستان کو بچانا ہے تو واحد راستہ یہی ہے کہ ہم اسلام کے نفاذ کی جدوجہد میں آگے بڑھیں

پائیدار بنیادوں پر انسانیت کی خدمت کرنی ہے تو باطل نظام کو ختم کر کے اسلام کا نظامِ عدلِ اجتماعی قائم کرنے کی جدوجہد کرنا ہوگی

خصوصی پروگرام ''امیر سے ملاقات'' میں

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم واحباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: سال 2025ء کا آغاز ہوگیا۔ نئے سال کے آغاز پر ہمارے ہاں بعض لوگوں کا جو رویہ ہوتا ہے اور جو ہلڑ بازی اور آتش بازی ہوتی ہے، اس حوالے سے آپ کیا فرمائیں گے؟ (میزبان)

امیر تنظیم اسلامی: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس قسم کا کوئی تہوار یا روایت اسلام میں نہیں ہے۔ یہ ساری خرافات مغرب سے درآمد کی گئی ہیں۔ مغرب اگر رات کے 12 بجے چراغاں کر رہا ہے، پٹاخے پھوڑ رہا ہے، دھماکے کر رہا ہے تو یہ عقلمندی نہیں ہے کہ ہمارے بعض لوگ بھی ان خرافات کو اسلامائز کرنے کی کوشش کریں۔ اسلام کی اپنی عبادات ہیں، رسومات ہیں۔ پنج وقتہ نماز ادا کرنا، ذکر اذکار کرنا اور شریعت کے دیگر اعمال کرنا روزانہ کے تقاضے ہیں۔ اگر اللہ توفیق دے تو نماز تہجد ادا کریں، یہ ہر رات کرنے والا معاملہ ہے۔ غیروں کے مقرر کیے ہوئے دنوں کو ہی ہم کیوں اسلامائز کرنے کی کوشش کریں؟ ہاں اگر کسی رات کی فضیلت ہے تو اس کا بھی اسلام نے تعین کر دیا ہے جیسا کہ رمضان کے آخری عشرہ میں طاق راتیں ہیں جن میں شب قدر بھی شامل ہے۔ اسی طرح ہر قمری ماہ کے آغاز میں رسول اللہ ﷺ دعا کا اہتمام فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللہُ)) (ترمذی)

''اے اللہ! ہم پر اس چاند کو خیر وایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے اہم مواقع پر دعائیں تعلیم فرمائی ہیں۔ ہمیں ان اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ غیروں کی نقالی میں، ان کی خرافات میں پڑنا نہ صرف وقت کا ضیاع ہے بلکہ جان و مال کا ضیاع بھی ہوتا ہے، ہلڑ بازی اور ہوائی فائرنگ میں معصوم بچوں اور عورتوں کی جانیں جاتی ہیں، پیسے کا ضیاع ہوتا ہے۔ پھر یہ کہ اس میں بہت سارے گناہ بھی شامل ہوتے ہیں جیسے ناچ گانا اور شراب نوشی وغیرہ۔ جو قوم اُمتی ہونے کی دعوے دار ہو، اُس کا ان معصیات اور فضولیات میں پڑنا بہت بڑا جرم ہے۔ کہاں یہ کہ ایک طرف اس اُمت کے بچے اور بچیاں کفار کی طرف سے کی گئی بمباری میں شہید ہو رہے ہیں، ملبوں تلے دفن ہوں، عورتوں کی عصمت دریاں ہو رہی ہوں اور دوسری طرف اُمت کے لوگ ناچ گانے اور نیو ایئر نائٹ جیسے غیر شرعی خرافات اور کفار کے تہوار میں پڑ کر جشن منا رہے ہوں۔ یہ بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے۔

اُمت کے جو حالات ہیں، ان کے مطابق تو ہمیں اللہ کے حضور گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے، اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اور سچا اُمتی بننے کے لیے دین سے جڑنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور اُمت پر جو بلائیں اور مصائب نازل ہو رہے ہیں اُن میں اللہ تعالیٰ تخفیف فرما دے۔ لہٰذا ہم نیو ایئر نائٹ اور سال نو کی خرافات کی مذمت کرتے ہیں۔ ایسی خرافات میں پڑنا اسلام میں بالکل بھی جائز نہیں ہے۔ ہسپتالوں کے ڈاکٹرز نے ہمیں بتایا کہ اس رات کئی لوگ گولی لگنے کی وجہ سے زخمی ہو کر ہسپتال آتے ہیں، کئی شراب نوشی کی وجہ سے حالتِ غیر میں پہنچتے ہیں، کئی ون ویلنگ کی وجہ سے زخمی ہو کر پہنچتے ہیں۔ اخلاق سے گری ہوئی ایسی حرکتیں اس امت کو زیب نہیں دیتیں۔ کراچی میں ساحل سمندر پر لوگوں کو روکنے کے لیے پولیس نے بیریئرز لگائے ہوتے ہیں لیکن لوگ لات مار کر ان کو توڑتے ہیں اور سمندر میں جا کر وکٹری کا نشان بناتے ہیں۔ کیسی وکٹری؟ بحیثیت مسلمان اور بحیثیت اُمتی ہمیں ایسی خرافات کی نفی کرنی چاہیے اور اس کی بھرپور مذمت کرنی چاہیے۔

سوال: پاک افغان تعلقات میں شدید کشیدگی کی وجہ سے جنگ کی سی صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔ تنظیم اسلامی پاک افغان تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے کیا کردار ادا کر رہی ہے اور کیا آپ نے افغانستان کا دورہ کرنے کا کوئی منصوبہ بنایا ہے؟ (ریحان شیخ، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: بنیادی اصولی بات یہ ہے کہ دونوں ممالک نہ صرف ہمسایہ ہیں بلکہ مسلم بھی ہیں۔ بحیثیت مسلمان ہمارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے کہ ہم پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے تین مرتبہ قسم کھا کر فرمایا: اللہ کی قسم وہ مومن نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لرز گئے کہ ایسا بدنصیب کون ہو سکتا ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ تین مرتبہ قسم اُٹھا کر فرما رہے ہیں کہ وہ مومن نہیں۔ فرمایا: جس کی ایذا رسانیوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے:

﴿وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾ ''اور قرابت دار ہمسائے اور اجنبی ہمسائے کے ساتھ'' (النساء:36)

اللہ تعالیٰ تو اجنبی ہمسائے کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیتا ہے کہاں یہ کہ افغان ہمارے مسلم بھائی بھی ہیں، قرابت دار بھی ہیں، ہماری تہذیب ایک، کتاب ایک، رسول ﷺ ایک۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبرائیل علیہ السلام اتنی مرتبہ میرے پاس ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں تلقین کرنے تشریف لائے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ کہیں ہمسایوں کو وراثت میں حصہ دار ہی نہ بنا دیا جائے۔“ حالانکہ وراثت میں تمام رشتہ داروں کا بھی حصہ نہیں ہوتا۔ گویا پڑوسی کے اتنے زیادہ حقوق ہیں۔

قرآن میں اللہ پاک فرماتا ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات:10)

”یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

افغانوں سے ہمارے تعلقات بھائیوں جیسے ہونے چاہئیں۔ ملا عمرؒ کے دور میں مغربی سرحد پر ہمیں اپنی فوج رکھنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی۔ اس لیے کہ افغان طالبان سے ہمارے مسلم بھائیوں جیسے تعلقات تھے اور اُن پر ہمیں بھائیوں جیسا اعتماد تھا۔ اس دور میں ہماری مغربی سرحد جتنی محفوظ تھی، اتنی کبھی نہیں رہی۔ اسلام دشمن قوتوں کو یہ گوارا نہ تھا کہ کہیں بھی ریاستی سطح پر اسلام کی بالادستی قائم ہو کیونکہ اس میں مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جسٹس جاوید اقبال اس دور میں افغانستان کا دورہ کر کے واپس آئے تو انہوں نے کئی مرتبہ میڈیا پر آ کر یہ بات کہی کہ جیسا نظام اس وقت افغانستان میں نافذ ہے، اگر اس کو مستحکم ہونے کا موقع مل گیا تو پوری دنیا اسلام کی طرف پلٹ آئے گی۔ لیکن اللہ کے دین کے دشمنوں کو یہ بات کسی صورت ہضم نہ ہو سکتی تھی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ ہم بھی امریکہ کے فرنٹ لائن اتحادی بن کر 15 لاکھ کے قریب اپنے ہمسایہ اور بے گناہ مسلمان بھائیوں کے قتل عام کے جرم میں شریک رہے۔ یہاں تک کہ بعض علاقوں میں اپنے ہی شہریوں پر بمباری اور ڈرون حملے کروائے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے اپنے ہی لوگ ہمارے خلاف کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد اگر ہم اپنی غلطی کو تسلیم کرتے، اپنے ناراض بھائیوں کو گلے لگا کر ان سے معذرت کرتے اور ان کے نقصان کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتے تو شاید ہم ان کو اپنا ہمنوا بنا لیتے۔ اگر کچھ اختلافات تھے تو ہم مذاکرات کے ذریعے مل بیٹھ کر حل کر لیتے کیونکہ ہم سب مسلمان ہیں۔ خاص طور پر اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین کی روشنی میں مستقبل میں اس خطے کے مسلمانوں کا بہت اہم رول ہے۔ یہاں سے اسلامی لشکر حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کو جائیں گے۔ دین دشمن قوتوں کی ہمارے مستقبل پر بھی نظر ہے اسی لیے وہ ہمیں متحد نہیں ہونے دے رہیں۔ اس تناظر میں تنظیم اسلامی کی سطح پر ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دور میں بھی، ان کے بعد سابق امیر تنظیم حافظ عاکف سعید صاحب کے دور میں بھی اور اب بھی ہم ہمیشہ پاک افغان تعلقات کو بہتر بنانے پر زور دیتے آئے ہیں۔ اس حوالے سے ہم اکثر پریس ریلیزیں جاری کر کے حکمرانوں اور مقتدر قوتوں کا ضمیر جھنجھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ جنگ کی طرف جانے کی بجائے مذاکرات کا راستہ اختیار کریں، کیونکہ

ایک طرف اس اُمت کے بچے اور بچیاں کفار کی بمباری میں شہید ہو رہے ہوں اور دوسری طرف اُمت کا ایک حصہ کفار کے تہوار میں جشن منائے تو اِس سے بڑی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے۔

آخر کار سب کو مذاکرات کی طرف ہی جانا ہے۔ جنگ کی صورت میں صرف اسلام دشمن اور ملک دشمن قوتوں کے مقاصد پورے ہوں گے۔ اگر کچھ شرپسند عناصر ہیں تو دونوں ممالک مل کر ان کے خلاف کارروائی کریں۔ ہم خطبات جمعہ کے ذریعے بھی لوگوں کی ذہن سازی کرتے ہیں کہ یہ دونوں ممالک متحد ہوں گے تو یہ پوری اُمت کے لیے نفع کا باعث ہوگا کیونکہ بالآخر دنیا میں اسلام کا غلبہ ہونا ہے اور اس میں اس خطہ کا اہم رول ہوگا۔ ان شاء اللہ

سوال: میں نویں جماعت کا طالب علم ہوں۔ میں نے مطالعہ پاکستان میں پڑھا ہے کہ یہ ملک اللہ کی عبادت کے لیے حاصل کیا گیا ہے اور ہمارے آئین میں پہلا اصول یہ طے ہوا ہے کہ یہاں حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی مگر یہاں ہر قسم کے گناہ اور برائیاں زور پکڑ رہی ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے کہا تھا کہ اگر پاکستان کے حالات ایسے ہی رہے تو یہ مٹ جائے گا۔ تنظیم اسلامی پاکستان کے حالات سدھارنے کے لیے کیا کر رہی ہے، کیا پاکستان باقی رہے گا اور اُس خراسان کا کردار ادا کر سکے گا جس کا احادیث میں ذکر ہے؟ (مرزا یوسف)

امیر تنظیم اسلامی: حالات کتنے ہی بگڑ کیوں نہ جائیں ہم اور آپ اس بات کے پابند ہیں کہ نفاذِ دین کے حوالے سے جو ہمارے بس میں ہے وہ ہم کریں۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ بحیثیت مسلمان ہمارے تین بنیادی فرائض ہیں۔ (1) خود اللہ کی بندگی اختیار کریں۔ (2) اللہ کی بندگی کی دعوت دینے کی کوشش کریں۔ (3) اللہ کی بندگی پر مبنی نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کریں۔ یہ کام اکیلے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے جماعتی نظم اختیار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے لیے اجتماعی سطح پر دین کے نفاذ کی جدوجہد آسان ہو جائے۔ دورِ فتن کے حوالے سے احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات ابھی مزید بگڑیں گے، جوں جوں دجال کے خروج کا زمانہ قریب آ رہا ہے، دجالی فتنے بڑھتے جائیں گے۔ بندۂ مومن کو اس حوالے سے فکر مند ہونا چاہیے اور اپنے اپنے حصے کا کام بھی کرنا چاہیے۔ یعنی دین کے جن احکامات پر میں فوری عمل کر سکتا ہوں اُن پر فوری عمل شروع کر دینا چاہیے، جہاں میں دین کی دعوت دے سکتا ہوں وہاں فوری دعوت کا عمل شروع کرنا چاہیے۔ اپنے گھر میں، دفتر میں، عزیز و اقارب میں جس حد تک ہمارا اختیار ہے، وہاں شریعت کے نفاذ کی کوشش بھی کریں۔ اس کے بعد معاشرے اور ریاست میں اسلام کے نفاذ کے لیے اجتماعی سطح پر جدوجہد میں بھی شامل ہوں تاکہ روز قیامت معذرت پیش کر سکیں کہ یارب! جو ہمارے بس میں تھا وہ ہم نے کیا۔ ابھی ہمارے پاس یہ مہلت ہے لیکن موت تو کسی وقت بھی آ سکتی ہے، اگر اپنے حصے کے یہ کام کیے بغیر ہم دنیا سے چلے گئے تو اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی معذرت نہ کر سکیں گے۔ ہمارے ذمے اپنے حصے کا کام کرنا ہے، نتیجے کے ہم مکلف نہیں۔ پاکستان بچے گا یا نہیں اللہ بہتر جانتا ہے۔ تاہم ہمارے ذمہ جو کام ہیں، وہ ہمیں کرنے چاہئیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ خراسان سے اسلامی فوجیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہونے کے لیے جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم) ”اور یہ (جو کچھ کہہ رہے ہیں) اپنی خواہش نفس سے نہیں کہہ رہے ہیں۔ یہ تو صرف وحی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔“

یہ خطۂ زمین اسلام کے نفاذ کے لیے حاصل کیا گیا تھا اور یہی نظریۂ پاکستان ہے۔ اس نظریہ کو ہم ترک کریں گے تو پھر نسلی، لسانی اور جغرافیائی تعصبات سر ابھاریں گے اور 1971ء جیسے کوڑے ہم پر برسیں گے۔ لیکن اگر ہم نے

پاکستان کو بچانا ہے تو پھر واحد راستہ یہی ہے کہ ہم اسلام کے نفاذ کی جدوجہد میں آگے بڑھیں۔ اس حوالے سے تنظیم اسلامی، ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دور سے ہی توجہ دلاتی آئی ہے کہ پاکستان بنا بھی اسلام کی وجہ سے تھا اور اس کا استحکام بھی اسلام کے نفاذ سے ممکن ہے۔ بعض مرتبہ تنظیم اسلامی اجتماعی توبہ کے حوالے سے بھی مہم چلاتی ہے تو اس کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ ہم نے جس نظریہ سے انحراف کیا ہے، جو وعدہ خلافی اجتماعی سطح پر کی ہے، اُس پر اللہ سے معافی مانگیں، اجتماعی توبہ کریں اور جس مقصد کے لیے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا اُس کو پورا کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔

سوال: میں نے جتنا بھی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو سنا ہے اس سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آج کے اس پُرفتن دور میں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ دین اسلام کو یا خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کو قائم کرنے کی جدوجہد کرے۔ لیکن ڈاکٹر صاحبؒ اکثر یہ بھی ذکر کرتے تھے کہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے تھے کہ انسانوں کی اکثریت لدو اونٹ اور کولو کا بیل بن کر زندگی بسر کر رہی ہے۔ میں خود 12 سے 16 گھنٹے نوکری کرتا ہوں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو سننے کے بعد یہ احساس پیدا ہوا کہ میرا فرض ہے کہ میں دین سیکھوں، میں تنظیم اسلامی میں بھی شمولیت اختیار کرنا چاہتا ہوں لیکن بقول ڈاکٹر اسرار احمدؒ جو انسان اتنے بوجھوں تلے دبا ہوا ہو، وہ حیوانوں سے بدتر زندگی گزار رہا ہو اُس سے کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اللہ سے لو لگائے گا، دین سیکھے گا یا دین کی خدمت کرے گا؟ (عمیر محبوب، لاہور)

امیر تنظیم اسلامی: اچھا اور عملی سوال ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے شاہ ولی اللہؒ کا حوالہ دے کر فرمایا تھا کہ باطل نظام دو دھاری تلوار کی طرح ہوتا ہے جس میں ایک طرف کچھ افراد کے پاس عیاشیوں کے سامان ہوتے ہیں اور وہ دولت کے نشے میں آخرت کو بھول جاتے ہیں اور دوسری طرف عظیم اکثریت حقوق سے محروم ہو کر جانوروں کی سطح پر زندگی بسر کر رہی ہوتی ہے، اُسے اللہ سے لو لگانے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ اگر پائیدار بنیادوں پر انسانیت کی کوئی خدمت کرنی ہے تو باطل نظام کو ختم کر کے عدل کا نظام قائم کرنے کی جدوجہد کرنا ہوگی۔ جب عدل کا نظام قائم ہوگا تو عظیم اکثریت کو معاشی تنگی کے بغیر جینے کا حق بھی ملے گا اور وہ اللہ سے لو لگا سکے گی۔ اس وقت پاکستان کی 25 کروڑ آبادی میں کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو 12 سے 16 گھنٹے نوکری کرتے ہیں یا محنت کرتے ہیں۔ اس کے باوجود کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی امکانی حد تک جماعتی زندگی اختیار کرتے ہیں۔ جب وہ اپنے جیسے لوگوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں ترغیب وتشویق ملتی ہے، وہاں اُن کو کچھ دین سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے، کچھ معاونت بھی میسر آتی ہے اور باطل نظام کے خاتمہ کے لیے جدوجہد کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ لہٰذا ہماری طرف سے یہ گزارش ہے کہ آپ دینی اجتماعیت میں شامل ہوں۔ جب آپ شامل ہوں گے تو اس طرح کا درد رکھنے والے بہت سے لوگ آپ کو ملیں گے۔ یہی تو ہم چاہتے ہیں ایسا درد رکھنے والے ہم مقصد بن جائیں جب ان پر مشتمل انقلابی جماعت تیار ہوگی تو وہ باطل نظام پر تیشہ بن کر گرے

باطل نظام دو دھاری تلوار کی مانند ہوتا ہے، جس میں ایک طرف کچھ افراد دولت کے نشے میں آخرت کو بھول جاتے ہیں اور دوسری طرف عظیم اکثریت حقوق سے محروم ہو کر جانوروں کی سطح پر زندگی بسر کر رہی ہوتی ہے۔

گی اور ایسے لوگوں کی جدوجہد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ عدل کا نظام قائم کرنے میں مدد فرمائے گا۔

سوال: مالی مسائل نہ ہونے کے باوجود اگر شوہر غیر مسلم ملک جانے پر بضد ہو تو ایسی صورت میں بیوی کس حد تک کوشش کرسکتی ہے جبکہ بیوی بھی مالی طور پر مستحکم ہو؟ (ایک خاتون)

امیر تنظیم اسلامی: غیر مسلم ممالک میں جا کر آباد ہونے کی وجہ سے آئندہ نسلیں جن مسائل سے دوچار ہوتی ہیں، ان کا کوئی شمار نہیں ہے۔ آئے روز ہم سنتے ہیں کہ اگلی جنریشن ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور بعض اوقات دین سے بھی دور ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہم گزارش کریں گے کہ اگر کوئی مالی مسئلہ بھی نہیں ہے، کوئی ضرورت بھی نہیں ہے تو پھر بیرون ملک آباد ہونے سے گریز کریں۔ بیوی شوہر کو سمجھانے کی کوشش کرے تو ذرا مشکل معاملہ ہوتا ہے البتہ اپنے بڑوں کے ذریعے، شوہر کے والدین کے ذریعے، خاندان کے کسی بڑے کے ذریعے فہم وفراست اور حکمت کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ خواہشات تو انسان کی کبھی ختم نہیں ہوتیں، باہر جا کر ممکن ہے، مال و دولت میں اضافہ ہو جائے لیکن اگر نسلوں کا عقیدہ و ایمان چلا گیا، اولاد ہاتھ سے نکل گئی تو یہ بہت گھاٹے کا سودا ہوگا۔ بعض علماء نے اس حوالے سے فتاویٰ بھی دیئے ہیں، اُن سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ سب سے بڑی بات اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بندوں کے دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتے ہیں، اللہ جب چاہے انہیں پھیر دے۔'' لہٰذا ان خاتون کو چاہیے کہ وہ اللہ کے سامنے اپنا مدعا رکھیں اور اللہ کے سامنے گڑگڑا کر مدد مانگیں تو اُمید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بہتر نتیجہ سامنے آئے گا۔

سوال: امریکہ، برطانیہ اور دیگر کئی غیر مسلم ممالک عالمی سطح پر مسلمانوں پر ظلم کرنے میں ملوث ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ پاکستان میں بھی ظلم، ناانصافی، مالی اور اخلاقی بدعنوانی کا بازار گرم ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بھی پاکستان کے منافقانہ کردار کو اجاگر کیا ہے۔ متوسط طبقے کے لیے یہاں باوقار زندگی گزارنا تقریباً ناممکن ہے۔ مہنگائی، عدم تحفظ اور مواقع کی کمی اسے چیلنجنگ بناتی ہے۔ لہٰذا میرے سمیت بہت سے لوگ روزی روٹی کمانے کے لیے ترقی یافتہ ممالک کی طرف ہجرت کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ ملازمت چاہے معمولی ہو لیکن صرف اس لیے کہ وہاں کی زندگی زیادہ استحکام، حفاظت اور وقار فراہم کرتی ہے۔ تاہم ایک سنگین تشویش ہے کہ وہاں جا کر میں جو ٹیکس ادا کروں گا اُس سے وہاں کی حکومتیں مسلمانوں پر ظلم کریں گی۔ دوسری طرف اگر میں پاکستان میں رہ کر اپنی معیشت میں حصہ ڈالتا ہوں تو کیا میں بالواسطہ طور پر ایسے نظام کی حمایت نہیں کر رہا جس کا انحصار IMF کے سودی قرضے پر ہے۔ حالانکہ بحیثیت مسلمان میری اوّلین ترجیح اپنے ایمان کی حفاظت، حرام کاموں سے بچنا اور اچھا مسلمان بننے کی کوشش کرنا ہے۔ اس صورتحال میں بیرون ملک ہجرت کر جاؤں یا اپنے ملک میں رہوں؟ (قاضی ریان قریشی، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: پہلی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے پاکستان کے منافقانہ کردار کو اُجاگر نہیں کیا بلکہ انہوں نے فرمایا تھا کہ ہمارا قومی مزاج یا کردار منافقانہ ہو چکا ہے۔ دونوں باتوں میں فرق ہے۔ ہم نے ملک لیا اسلام کے نام پر اور پھر اس کی مخالف سمت میں سفر شروع کر دیا۔ ہمارے قومی مزاج میں جھوٹ بھی ہے، وعدہ خلافی بھی ہے، خیانت بھی ہے اور گالم گلوچ بھی ہے۔ یہ چاروں نشانیاں حدیث کے مطابق منافقت کی علامات ہیں۔ جہاں تک سوال کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں سکیورٹی کا مسئلہ ہے، مواقع کی کمی ہے، ظلم، ناانصافی، مہنگائی اور بدعنوانی ہے لیکن اس سب کے باوجود

یہاں اسلام پر عمل پیرا ہونے کے زیادہ مواقع ہیں۔ جبکہ غیر مسلم ممالک میں عقیدے اور ایمان کا بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ نسلیں تباہ ہوسکتی ہیں۔ بقول ڈاکٹر اسرار احمدؒ یہ پاکستان ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا اور اس کے لیے ہجرت کر کے آئے۔ آج یہاں سے کہاں ہجرت کریں گے؟ بجائے ہجرت کرنے کے ہم کیوں نہ اس مقصد کے لیے جدوجہد کریں جس کے لیے ہمارے باپ دادا نے قربانیاں دی تھیں؟ آج اُس مقصد کو چھوڑ کر ہم کچھ اور تلاش کرنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ دین اور آخرت ہماری ترجیح نہیں ہے بلکہ دنیا کی عارضی زندگی اور اس کی آسائشیں ہماری ترجیح ہیں۔ اگر 25 کروڑ عوام یہاں کسی نہ کسی طرح گزارا کر رہے ہیں تو ہم بھی کر سکتے ہیں۔ اگر دین ہماری ترجیح ہوگی تو اللہ پاک آسانیاں فرمائے گا اور ہمارے لیے نئے مواقع پیدا فرما دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسے کہ اللہ پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق عطا فرمائے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ اپنے آشیانے سے خالی پیٹ نکلتے ہیں اور پیٹ بھرے واپس آتے ہیں۔ حدیث قدسی میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’تمہارے سارے کے سارے انسان اور سارے کے سارے جنات ایک چٹیل میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے جو کچھ مانگ لیں اور میں سب اُنہیں عطا کردوں تو پھر بھی میرے خزانے میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔‘‘ بچہ ماں کے پیٹ سے بعد میں باہر آتا ہے اس کا رزق اس کے ماں کے وجود میں اللہ تعالیٰ پہلے پیدا فرما دیتا ہے۔ جہاں تک ٹیکس کی وجہ سے جنگوں اور ظلم میں ملوث ہونے کا سوال ہے تو پاکستان میں بھی ایسی مصنوعات کا استعمال جو اسرائیل یا دیگر ظالموں کو فائدہ پہنچاتی ہیں اسی زمرے میں آتا ہے۔ ہم ان کی بھی مخالفت کرتے ہیں اور متبادل مصنوعات کے استعمال کی ترغیب دیتے ہیں۔

سوال: کچھ عرصہ قبل پاکستان کے ایک معروف عالم دین نے قرآن کی گرائمر کے حوالے سے بات کی جس پر بہت سی دینی شخصیات نے اُنہیں گستاخ قرار دیا۔ اس کے نتیجہ میں اس عالم دین کو جان لیوا دھمکیاں بھی ملیں۔ پاکستان میں مذہبی عدم برداشت اور انتہا پسندی کیوں ہے؟ اس کا ذمہ دار کون ہے اور اس مسئلے کو کیسے حل کیا جا سکتا ہے؟ اگر ایسے نامور عالم پر توہین رسالت کا لیبل لگایا جا سکتا ہے تو کسی بھی عام پاکستانی پر توہین مذہب کا لیبل لگا کر بالآخر ماورائے عدالت قتل کیا جا سکتا ہے؟ (حماد نصیب، اٹلی)

امیر تنظیم اسلامی: یہ حساس نوعیت کا موضوع ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے تمام مکاتب فکر کے بڑے علماء کو موضوعات کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے گفتگو کرنی چاہیے، علماء کی سطح کی بحث کو عوام میں نہیں لانا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام مکاتب فکر کو مل بیٹھ کر ایک ضابطہ بھی بنانا چاہیے کہ اگر خدانخواستہ کسی سے ایسی غلطی ہو بھی جاتی ہے تو ہر کوئی اس پر فتوے نہ لگاتا پھرے۔ ایک طے شدہ طریقہ کار کے مطابق صرف ذمہ دار لوگ معاملے کو دیکھیں۔ نہ کوئی عام آدمی فتوے لگائے اور نہ ہی ماورائے عدالت قتل تک نوبت پہنچے۔ تحفظ ناموس رسالت کا قانون موجود ہے۔ اس کے مطابق ریاست کا کام ہے کہ اگر کسی سے واقعی جرم ہو تو اس کو سزا دے۔ بجائے اس کے اگر عدالت سے مجرم قرار دیئے گئے لوگوں کو بھی چھوڑ دیا جائے گا تو پھر عوام قانون کو ہاتھ میں لے کر خود لوگوں کو سزا دینا شروع کریں گے۔ عوام کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ ان میں تحمل نہیں ہے، برداشت نہیں ہے، یہ شدت پسند ہو گئے ہیں وغیرہ۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو ریاست عوام کو قانون ہاتھ میں لینے کا موقع خود دیتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بے لگام سوشل میڈیا کو کنٹرول کرنے کا بھی انتظام ہونا چاہیے۔ جو جس کے منہ میں آتا ہے بولنا شروع کر دیتا ہے۔ ماضی میں حساس دینی بحث علماء کی مجالس تک محدود رہتی تھی۔ آج سوشل میڈیا پر متنازعہ موضوعات کو زیر بحث لا کر فتنہ اور فساد برپا کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے بھی کوئی ضابطہ تشکیل دینا چاہیے۔

❁❁❁

پریس ریلیز 17 جنوری 2025ء

اسلام آباد کانفرنس کا نشانہ امارتِ اسلامیہ افغانستان تھی، لیکن اس میں لیے گئے فیصلے تمام مسلم ممالک کے معاشروں کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہوں گے

شجاع الدین شیخ

اسلام آباد کانفرنس کا نشانہ امارتِ اسلامیہ افغانستان تھی لیکن اس میں لیے گئے فیصلے تمام مسلم ممالک کے معاشروں کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہوں گے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ’’مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم چیلنجز اور مواقع‘‘ کے عنوان سے پاکستان میں منعقد ہونے والی دو روزہ کانفرنس جس میں 47 مسلم ممالک کے وزراء اور دیگر کئی عالمی اداروں کے وفود نے شرکت کی۔ اس کے اصل ایجنڈا کا تعلیم سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی مسلمان حصول علم یا علم کی اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا کیونکہ پہلی وحی میں ہی ’’اقراء‘‘ کا حکم رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے پوری انسانیت کو دیا گیا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ’’اقراء‘‘ کے فوری بعد وارد ہونے والے ’’باسم ربک‘‘ سے اس کانفرنس میں عمداً چشم پوشی کی گئی۔ کانفرنس کے ایجنڈا اور اس میں کی گئی اکثر تقاریر سے صاف ظاہر ہو گیا کہ مقصد مغرب کی بے حیائی اور مادر پدر آزادی کی بنیاد پر قائم تہذیب کو ’’مشترکہ لائحہ عمل‘‘ جیسا پُرفریب غلاف چڑھا کر مسلم ممالک پر ٹھونسنا تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ مسلم ممالک کا تعفن زدہ مغربی تہذیب اور طرزِ معاشرت کو درآمد کرنا معاشرتی خودکش حملہ سے کم نہیں۔ پھر یہ کہ بعض مقررین کا ’’انتہا پسندانہ نظریات‘‘ اور ’’معاشرتی اقدار‘‘ کو مسلم ممالک میں لڑکیوں کی تعلیم کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ قرار دینے اور ملالہ یوسف زئی کا اپنی تقریر میں امارتِ اسلامیہ افغانستان میں افغان طالبان کے رائج کردہ نظام تعلیم کے خلاف زہر افشانی نے ثابت کر دیا کہ کانفرنس کا حقیقی ہدف افغانستان میں نافذ دینی معاشرتی اقدار کو خلافِ اسلام قرار دینا تھا۔ اُنہوں نے سوال اُٹھایا کہ تعلیم کے یہ نام نہاد علمبردار کیا لڑکوں کی تعلیم کے حوالے سے بھی کوئی کانفرنس کریں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1979ء میں نام نہاد حقوق نسواں سے متعلق جب سیڈا (CEDAW) دستاویز کو منظور کیا تھا تو مسلم ممالک کے معاشرتی اور خصوصاً خاندانی نظام پر مغرب کی جانب سے حملوں کا دروازہ کھل گیا تھا۔ اس کے بعد سے آج تک مختلف کانفرنسوں میں عورت کے حوالے سے اسلامی تعلیمات پر مغرب کے وار مسلسل جاری ہیں۔ اسلام دینِ فطرت ہے اور اس میں عورتوں اور مردوں دونوں کے حقوق کا عدل کے ساتھ تعین کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم غیروں کی نقالی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے مسلسل بغاوت کی روش کو جاری رکھیں گے تو ہماری دنیا بھی برباد ہوگی اور آخرت میں بھی ناکامی ہمارا مقدر بن جائے گی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک غیروں کے ایجنڈا کو یکسر رد کریں اور تعلیم سمیت ہر شعبہ میں اسلام کے معاشرتی نظام کو قائم و نافذ کریں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

9 مئی، آئینی بنچ اور سیاسی مذاکرات

ایوب بیگ مرزا

سپریم کورٹ کے سات 7 رکنی آئینی بینچ نے 9 جنوری کو سانحہ 9 مئی میں ملوث ملزمان کے مقدمہ کی سماعت کی۔ استغاثہ کے مطابق ان سب ملزموں کا تعلق پاکستان تحریک انصاف سے ہے جو بڑی اپوزیشن جماعت ہے۔ سپریم کورٹ کا یہ آئینی بینچ آئین میں چھبیسویں ترمیم کے بعد قائم ہوا جس کی تحریک انصاف نے شدت سے مخالفت کی تھی۔ حکومت 9 مئی کے کچھ ملزموں کے خلاف مقدمات فوجی عدالتوں میں چلانا چاہتی ہے جس کو چیلنج کیا گیا ہے۔ یہ تاثر عام ہے کہ اس بنچ کے اکثر ججز کو حکومت اور اسٹیبلشمنٹ کی حمایت حاصل ہے اور تحریک انصاف ان ججز کی غیر جانبداری پر اکثر سوال اُٹھاتی رہتی ہے۔ لیکن پہلی ہی سماعت میں ججز حضرات نے جس طرح ان مقدمات کو فوجی عدالتوں میں چلانے کے حوالے سے سنجیدہ سوالات اُٹھائے ہیں، اُس سے ججز کی جانبداری کے حوالے سے یہ تاثر درست معلوم نہیں ہوتا۔

عدالت نے اعتراض کیا کہ ایک ہی واقعہ پر ملزموں کو دو گروپوں میں کیوں تقسیم کیا گیا ہے۔ کچھ ملزمان کے مقدمات انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں میں بھیجے گئے اور کچھ کے مقدمات کی سماعت فوجی عدالتوں میں ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ آخر ایک ہی نوعیت کے جرم کے حوالے سے یہ فرق کیوں ہے۔ عدالت کا اہم ترا اعتراض یہ تھا کہ اگرچہ 9 مئی کو کچھ دفاعی مقامات پر آگ لگائی گئی یا احتجاج کرنے والوں نے پولیس پر سنگ باری وغیرہ کی لیکن اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ احتجاج کرنے والوں میں سے یا سرکاری اہلکاروں میں سے کوئی ایک شخص بھی جان سے نہ گیا جب کہ 2009ء میں دہشت گردوں نے GHQ یعنی فوج کے مرکز پر حملہ کیا۔ پھر یہ کہ 2011ء میں مہران نیول ہیڈکوارٹر پر حملہ ہوا اور انتہائی قیمتی اشیا جلا کر راکھ کر دی گئیں۔ ایک ائیر کرافٹ کو تباہ کر دیا گیا اور پاکستان نیوی بہت بڑے حادثہ سے دوچار ہوئی۔ بہت سی جانیں بھی گئیں لیکن اُن بڑے سانحات کے ملزموں کے خلاف فوجی عدالتوں میں مقدمات نہیں چلے تھے۔ عدالت نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ جن لوگوں نے آرمی چیف پرویز مشرف کے جہاز کو اغوا کر کے کسی غیر ملک میں لینڈ کرنے کی سازش کی تھی اُن کا مقدمہ بھی فوجی عدالت میں پیش نہیں ہوا تھا۔ ملک میں آج تک چار (4) مارشل لاء باقاعدہ لگ چکے ہیں لیکن کسی کا مقدمہ فوجی عدالت میں نہ چلا۔ جب کہ آئین کے مطابق یہ بدترین جرم ہے جو بار بار سرزد ہو چکا ہے اور آئین پاکستان کا آرٹیکل 6 اس پر سخت ترین سزا دینے کا تقاضا کرتا ہے۔ ججز نے سوال اُٹھایا کہ کیا 9 مئی کا سانحہ اور جرم ان سب جرائم سے زیادہ سنگین ہے کہ ان ملزموں کا مقدمہ فوجی عدالت میں چلانے کا استغاثہ مطالبہ کرتا ہے۔

راقم کی رائے میں اگرچہ عدالت نے انتہائی اہم سوال اُٹھائے ہیں لیکن اصولی بات یہ ہے کہ کسی ملزم کے خلاف کسی بھی عدالت میں مقدمہ چلنے سے پہلے 9 مئی کے اصل ملزموں کی نشاندہی بھی تو ہونا چاہیے کیونکہ تحریک انصاف بڑے پُرزور انداز سے اس حوالے سے سپریم کورٹ کے سینئر ججوں پر مشتمل ایک جوڈیشل کمیشن بنانے کا مطالبہ کرتی رہی ہے۔ حکومت اور تحریک انصاف کے درمیان مذاکرات کے حوالے سے بھی تحریک انصاف کا اوّلین مطالبہ ہے کہ 9 مئی اور 26 نومبر کے حادثات پر ایک جوڈیشل کمیشن بنایا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو جائے۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک جتنے بھی اس نوع کے سانحات ہوئے ہیں ان کی صحیح طور پر انکوائری نہیں ہوئی لہٰذا کسی کو کوئی سزا نہ ہوئی۔ اس حوالے سے خاص طور پر پاکستان کے دو وزرائے اعظم لیاقت علی خان اور بے نظیر کا قتل قابلِ ذکر ہیں ان دو بڑی شخصیات کے قتل کے علاوہ ملک میں اور بھی بڑے بڑے حادثات ہوئے۔ دو مثالیں ہی کفایت کریں گی، ایک بلدیہ ٹاؤن کراچی کی ایک فیکٹری میں زبردست آتش زدگی ہوئی۔ سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے جس کا الزام ایم کیو ایم پر عائد ہوا تھا کہ مالکان نے بھتہ دینے سے انکار کر دیا تھا واللہ اعلم۔ پھر یہ کہ APS میں بچوں کی شہادت پر آج تک کچھ سامنے نہیں آیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا شفاف اور غیر جانبدار تحقیق تو لازم ہے تاکہ مستقبل میں ایسے حادثات کا تدارک ہو سکے۔

راقم کی رائے میں حکومت اگر کسی وجہ سے جوڈیشل کمیشن بنانے سے گریز کر رہی ہے تو کم از کم ایک J.I.T تو تشکیل دی جائے جس پر حکومت، اسٹیبلشمنٹ اور تحریک انصاف اتفاق کریں۔ اس لیے کہ اگر ایک طرف حکومت اور اسٹیبلشمنٹ کا الزام ہے کہ یہ تخریب کاری تحریک انصاف نے کی ہے تو دوسری طرف تحریک انصاف کا دعویٰ ہے کہ 9 مئی ایک فالس فلیگ (False flag) تھا جو حکومت اور اسٹیبلشمنٹ کا برین چائلڈ تھا اور تحریک انصاف کے کچھ لوگوں کو بیوقوف بنا کر ٹریپ کیا گیا تھا اُن کے بقول جلاؤ گھیراؤ کرنے والے سفید کپڑوں میں ایجنسیوں کے لوگ تھے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ حکومت اور اسٹیبلشمنٹ نے یہ سارا ڈراما تحریک انصاف کے کارکنوں کے خلاف انتقامی کارروائی کا نشانہ بنانے کے لیے رچایا ہے گویا فریقین یعنی حکومت اور اسٹیبلشمنٹ ایک دوسرے کو 9 مئی کے سانحہ کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں۔ لہٰذا فریقین یا کوئی ایک فریق تو یہ اختیار نہیں رکھتا کہ وہ فیصلہ صادر کر دے کہ کس نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ عالمی سطح پر یہ طے شدہ اصول ہے کہ تنازعہ کا فیصلہ ہمیشہ تیسرا شخص یا کوئی کمیٹی یا کوئی غیر جانبدار ادارہ کرتا ہے جس پر فریقین کو اعتماد ہو۔ اسلام بھی اسی اصول کو تسلیم کرتا ہے کہ اگر تنازعہ پیدا ہو جائے تو کسی غیر جانبدار کو حکم مقرر کر کے فیصلہ کرا لیا جائے اور فریقین اُس کو تسلیم کریں۔ لیکن 9 مئی کے سانحہ کے حوالے سے صورتِ حال یہ ہے کہ حکومت یک طرفہ فیصلہ سنائے جا رہی ہے۔ اس سے ہرگز عدل کے تقاضے پورے نہیں ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس تنازعہ نے پاکستان کو stuck کیا ہوا ہے۔ حکومت کا اصرار ہے کہ عمران خان اور تحریک انصاف اس سانحہ پر معافی مانگے جبکہ عمران خان کا موقف ہے کہ معافی وہ مانگے جس نے حقیقتاً اس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس تنازعہ نے ملک میں زبردست سیاسی عدم استحکام پیدا کر رکھا ہے۔ سیاسی بحران کی وجہ سے نہ صرف دنیا کا کوئی ملک پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے کو تیار نہیں ہے بلکہ مقامی سرمایہ کار بھی باہر بھاگ رہے ہیں۔ جس سے پاکستان کی معیشت بُری طرح ڈانواں ڈول ہے۔ پاکستان کے سیاسی اور معاشی حالات کی بات آئی ہے تو ان مذاکرات کا ذکر لازم ہے جو اس وقت حکومت اور تحریک انصاف کے درمیان لڑکھڑاتے لڑکھڑاتے چل رہے ہیں اور اکثر سیاسی

مصرین کو تو اُن کی ناکامی نوشتۂ دیوار نظر آتی ہے۔ کیونکہ آمنے سامنے بیٹھنے والوں میں نہ تحریک انصاف کی ٹیم کے پاس کوئی اختیار ہے اس لیے کہ وہ عمران خان کی مرضی کے بغیر ایک لفظ نہیں کہہ سکتے اور حکومت بے چاری تو بیٹھی ہی نہیں بلکہ بٹھائی گئی ہے کیونکہ حکومت کی بقا اور سلامتی تو ان مذاکرات کی ناکامی میں ہے۔ اگر مذاکرات کامیاب ہوگئے تو ظاہر ہے کہ یا تو چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ ایک سال میں نئے انتخابات کروانا پڑیں گے یا 8 فروری 2024ء کے انتخابات کا پوسٹ مارٹم ہوگا یا عمران خان کو رہا کرنا پڑے گا۔ دوسری طرف تحریک انصاف اگر مذاکرات میں یہ سب کچھ نہ منوا سکی تو گویا اُس کی گزشتہ دو تین سال کی محنت اور قربانیاں ضائع ہوگئیں۔ اور اُنہیں مذاکرات سے کچھ نہ ملا اور اگر اسٹیبلشمنٹ تحریک انصاف کے یہ مطالبات مان لے جو ممکن نظر نہیں آتا تو درج بالا ان تمام صورتوں میں حکومت کا قائم رہنا ناممکن نہیں تو ازحد مشکل ضرور ہوگا۔ اس لیے کہ وہ عمران خان جو جیل میں بند ہو کر نہ صرف حکومت بلکہ تمام ریاستی اداروں کے لیے مصیبت بنا ہوا ہے وہ رہا ہو کر اُنہیں چین سے کہاں بیٹھنے دے گا۔ پھر یہ کہ اگرچہ راقم کی رائے میں امریکہ میں اقتدار کی تبدیلی عمران کی رہائی کا سبب تو نہیں بن سکتی لیکن نئی انتظامیہ کی پالیسیاں حکومتِ پاکستان کے لیے بڑی پریشان کن ہوں گی۔ اس لیے کہ America first بلکہ only and only America کہنے والا صدر کیوں پاکستان کی اس حکومت کے چونچلے برداشت کرے گا۔ موجودہ حکومت نے پہلے افغانستان پر فضائی حملے سے امریکہ کو خوش کرنے کی کوشش کی لیکن ٹرمپ اور نئی انتظامیہ افغانستان یا اس نوع کی جنگی کارروائیوں کو کوئی اہمیت نہیں دے رہی ہے۔ لہٰذا پاکستان لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے بڑی کانفرنسیں منعقد کر کے افغانستان کو زچ کرنے اور نئی امریکی انتظامیہ کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس میں ملالہ یوسف زئی جیسی شخصیت بڑے اہتمام سے شرکت فرماتی ہیں۔ جہاں تک چین کا تعلق ہے وہ اور پاکستان کی اُس حکومت کا کیسے ساتھ دے گا جو بائیڈن کی تخلیق ہے اور اُس کا دور خطے میں امریکی مقاصد کے حصول کے لیے سب پر عیاں ہو چکا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق چین ایم ایل ون کے لیے فنانسنگ معاہدے کے حوالے سے بھی اب لیت ولعل کر رہا ہے۔ روس یوکرائن جنگ میں بھی حکومتِ پاکستان یوکرائن کا ساتھ دیتا صاف نظر آ رہا تھا۔ لہٰذا قرائن تو یہی نظر آتے ہیں کہ غیر ملکی سہارے کے بغیر یہ حکومت نہیں چل سکے گی۔ البتہ یہ بھی واضح رہنا چاہیے کہ کسی بھی نئی حکومت کے لیے حالات کو درست کر لینا آسان نہیں ہے اس حوالے سے عمران خان اور تحریک انصاف جوش وخروش کی بجائے ہوش اور عقلیت پسندی کا مظاہرہ کرے۔ اپوزیشن کا کردار ادا کرتے ہوئے عوامی مقبولیت حاصل کرنے کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے کہ حکومت سنبھال کر معاملات کو درست کیے بغیر یہ مقبولیت قائم رہ سکے گی، بہرحال آنے والا وقت ہی حتمی فیصلہ کرے گا۔

پاکستان کو اس وقت جس شے کی زبردست ضرورت ہے، وہ سیاسی جماعتوں اور تمام ریاستی اداروں کی مکمل ہم آہنگی ہے، وگرنہ حالات کے تیور ہرگز پاکستان کے لیے موافق نہیں ہیں۔ امریکہ، بھارت اور اسرائیل کا شیطانی اتحاد ثلاثہ تاک لگائے بیٹھا ہے کہ پاکستان کے اندرونی حالات اتنے بگڑ جائیں کہ وہ اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے کوئی کارروائی کر سکیں۔ لہٰذا سب کو ہوش کے ناخن لینے کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی ایک جماعت دوسری جماعتوں اور اداروں کے تعاون کے بغیر ملک کو ان مشکل حالات سے نہیں نکال سکے گی۔ ❀❀❀

دعائے مغفرت
إنا لله وإنا إليه راجعون

☆ حلقہ کراچی شمالی، بلدیہ ٹاؤن کے ملتزم رفیق جناب افتخار الحق وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0314-2258731

☆ تنظیم اسلامی گل گشت ملتان کے رفیق و ناظم قرآن اکیڈمی جناب شکیل اسلم کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0321-6301139

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے منفرد اسرہ صوابی کے رفیق محترم حاجی فرہاد علی کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-2311999

☆ منفرد اسرہ تونسہ شریف کے نقیب جناب رضا محمد گجر کے چھوٹے بھائی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-6461909

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

محترم اُستاد پروفیسر حافظ احمد یارؒ کی دس سالہ محنت کا نچوڑ
علومِ قرآنیہ پر انمول کتاب
"لغات واعرابِ قرآن" کی روشنی میں
"ترجمۂ قرآن کی لغوی اور نحوی بنیادیں"
اور
محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مطالعہ قرآن کے منتخب نصاب کی تدریس باعتبار
اللغة، الرسم، الاعراب، الضبط، النحو، الصّرف، التركيب والتحليل
درج ذیل ویب سائٹ اور موبائل ایپلی کیشن (ایپ) میں دستیاب ہے
Website: www.hafizahmedyar.com
Android Mobile App Name:
Lughat o Aerab e Quran
QR CODE:
Apple Appstore App Name:
Professor Hafiz Ahmed Yar
QR CODE:
IT Section, ITRS, Markazi Anjuman Khuddam ul Quran

نمائندہ مثالی اسلامی فلاحی مملکت کا قیام ہی عالم اسلام کے مسائل کا اصل حل ہے: خورشید انجم

مشرق وسطیٰ میں رونما ہونے والے واقعات محض اتفاق نہیں بلکہ اس کے پیچھے امریکہ اور اسرائیل کی گہری منصوبہ بندی ہے اور ان کا فائدہ اسرائیل کو ہو رہا ہے: رضاء الحق

’’گریٹر اسرائیل کا صہیونی منصوبہ اور عالم اسلام کی غفلت‘‘ کے موضوع پر پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: آصف حمید

سوال: گریٹر اسرائیل کا آئیڈیا کہاں سے آیا، اس کو کیسے پروان چڑھایا گیا اور آج یہ آئیڈیا کہاں کھڑا ہے؟

خورشید انجم: بنی اسرائیل سابق مسلمان اُمت تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسول ﷺ بھیجے، کتابیں نازل کیں لیکن یہ اللہ کے دین سے بے وفائی اور غداری کے مرتکب ہوتے رہے جس کے نتیجے میں ایک بہت بڑے عذاب کا کوڑا بخت نصر کی صورت میں ان پر برسا۔ اس نے ان کا قتل عام کیا، ہیکل سلیمانی گرا دیا اور لاکھوں یہودیوں کو قیدی بنا لیا گیا۔ پھر حضرت عزیز علیہ السلام کی قیادت میں مکابی تحریک چلی اور اس کے نتیجے میں پھر ان کو عروج حاصل ہوا۔ لیکن پھر اللہ کے دین سے بے وفائی کی وجہ سے ان پر زوال آیا اور آخر کار 70ء میں رومی جنرل ٹائٹس نے حملہ کرکے یروشلم ان سے چھین لیا اور ہیکل سلیمانی کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اس کے بعد سے لے کر 1948ء تک کے دور کو یہ diaspora کہتے ہیں جس میں یہ منتشر رہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو بے شمار مواقع بھی ملتے رہے کہ یہ اپنی اصلاح کرلیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف بھیجا، وہ موقع بھی انہوں نے ضائع کر دیا۔ اس کے بعد اللہ نے اپنے آخری رسول ﷺ کو بھیجا لیکن ان پر ایمان لانے کی بجائے یہ ان کے خلاف سازشوں میں ملوث ہو گئے۔ انہی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ان کے تین قبیلے (بنو قریضہ، بنو قینقاع اور بنو نظیر) مدینہ سے نکالے گئے کیونکہ ان کے اندر سازشی عنصر بہت زیادہ ہے۔ قرآن مجید میں بھی اس حوالے سے ذکر آتا ہے:

’’یہ کبھی اکٹھے ہو کر تمہارے خلاف جنگ نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ قلعہ بند بستیوں میں (رہ کر لڑیں) یا دیواروں کے پیچھے سے۔‘‘ (الحشر:14)

جو سامنے آکر مقابلہ نہیں کرتا وہ لازماً سازش کرے گا۔ ان کا یہی سازشی کردار جنگ عظیم اول میں بھی سامنے آیا جس کے نتیجہ میں انہوں نے بالفور ڈیکلیریشن پاس کروایا کیونکہ برطانیہ کو انہوں نے سودی قرضوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اسی ڈکلیریشن کے نتیجہ میں بالآخر 1948ء میں اسرائیل قائم ہوگیا۔ اس کی منصوبہ بندی انہوں نے 1897ء میں کی تھی جب عالمی صہیونی تنظیم کے سب بڑے مل کر بیٹھے اور گریٹر اسرائیل کا منصوبہ تیار کیا جس میں فلسطین، شام، لبنان، اردن سمیت مصر، سعودی عرب، عراق اور ترکی کے

مرتب: محمد رفیق چودھری

کچھ علاقے بھی شامل کیے گئے۔ جیسے کہ 1991ء کی جنگ میں شیرون نے کہا تھا کہ دریائے نیل سے لے کر دریائے فرات تک کا سارا علاقہ ہمارا ہے۔ ان میں سے بعض مدینہ کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں کہ ہمیں وہاں سے نکالا گیا تھا (معاذ اللہ)۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس پوری سرزمین کا وعدہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا تھا۔ جبکہ قرآن کہتا ہے کہ:

’’(تمہیں بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ) ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی، بلکہ وہ تو بالکل یکسو ہو کر اللہ کے فرماں بردار تھے۔ اور نہ وہ مشرکوں میں سے تھے۔‘‘

پہلی بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مسلمان تھے اور دوسری بات یہ ہے کہ ان کی اولاد میں حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی شامل ہیں لیکن اپنی سازشی ذہنیت کی بناء پر اُن کا حق تسلیم نہیں کرتے اور جھوٹ باندھتے ہیں کہ ذبیح اللہ تو حضرت اسحاق علیہ السلام تھے۔ بہت عرصہ تک انہوں نے گریٹر اسرائیل کا منصوبہ خفیہ رکھا مگر اب کھل کر اس کا اظہار کر رہے ہیں۔

سوال: گریٹر اسرائیل کے حوالے سے اب تک انہوں نے کیا کیا اقدامات کیے ہیں اور آنے والے دنوں میں ان کا کیا پروگرام ہے؟

رضاء الحق: صہیونیوں کے جو بیانیے ہیں ان کو اکٹھا کیا جائے تو ان کے گریٹر اسرائیل منصوبے کی اصل حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ (1) وہ خود کو خدا کے چنیدہ لوگ کہتے ہیں اور باقی لوگوں کو وہ گوئم اور جنٹائلز قرار دیتے اور اس بیانیے کی بنیاد پر وہ سمجھتے ہیں کہ باقی سب لوگوں پر حکومت کرنا اُن کا خداداد حق ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ بے شک سابقہ اُمت مسلمہ تھے لیکن اُنہوں نے پیغمبروں کو شہید کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا، پھر اللہ کے آخری رسول ﷺ کا انکار کیا۔ لہٰذا ان سے وہ حق چھین لیا گیا۔ جیسا کہ قرآن میں بھی بتایا گیا:

’’وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی۔ ان کے لیے ہے جو کمائی انہوں نے کی اور تمہارے لیے ہے جو کمائی تم نے کی اور تم سے اُن کے اعمال کے بارے میں سوال نہیں ہوگا۔‘‘ (البقرۃ:141)

(2) ان کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو وہ پوری کی پوری ان کے حسد، تکبر اور سازشوں سے بھری ہوئی نظر آتی ہے۔ یہاں تک کہ جب بالفور ڈکلیریشن جاری ہوا تو اس میں بھی بعض شقیں ایسی تھیں جن کی انہوں نے کھل کر خلاف ورزی کی ہے۔ جیسا کہ ایک شق یہ بھی تھی کہ فلسطین سے مسلمانوں کو نہیں نکالا جائے گا لیکن انہوں نے وہاں آتے ہی مسلمانوں کو نکالنا اور اُن کا قتل عام کرنا شروع کر دیا۔

(3) جس طرح یہ سرزمین موعود کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماری مذہبی کتابوں میں دریائے نیل سے دریائے

فرات تک کی سرزمین کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح ان سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ تمہارا مسایاح آئے گا جو تمہیں آزادی دلوائے گا اور تمہاری بادشاہت کو قائم کرے گا۔ لیکن جب مسیح علیہ السلام کو اللہ نے بھیجا تو یہود نے اُن کو تسلیم نہیں کیا۔ لہٰذا وہ موقع بھی اُنہوں نے کھو دیا اور اب وہ جس مسایاح کے انتظار میں گریٹر اسرائیل قائم کرنا چاہتے ہیں وہ دجال ہوگا جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر قتل کریں گے۔ اس طرح یہ لوگ دھوکے اور فریب میں ہیں اور اسی فریب کی وجہ سے گریٹر اسرائیل ان کا گریٹر قبرستان بن جائے گا جیسا کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ بھی فرمایا کرتے تھے۔

سوال: اگر حضور ﷺ کو یہ لوگ مان لیتے اور اسلام قبول کر لیتے تو مسلمانوں کی حکومت تو دجلہ اور فرات تک موجود تھی اور اُن کا گریٹر اسرائیل والا خواب بھی پورا ہو جاتا لیکن پھر وہ شیطان کے راستے پر کیوں چلے گئے؟

خورشید انجم: اصل معاملہ تکبر کا ہے۔ شیطان نے بھی یہی دعویٰ کیا تھا کہ:

''اُس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں' مجھے تو نے بنایا ہے آگ سے اور اس کو بنایا ہے مٹی سے۔'' (الاعراف:12)

اسی طرح یہود کا بھی یہ دعویٰ تھا کہ:

''یہودی اور نصرانی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اُس کے بڑے چہیتے ہیں۔'' (المائدہ:18)

شیطان نے تکبر کیا اور حسد کی آگ کا شکار ہوگیا، اسی طرح انہوں نے بھی حسد کیا اور مسلمانوں کے دشمن بن گئے۔ حالانکہ آخری رسول ﷺ کے انتظار میں ہی یہ لوگ مدینہ میں جا کر آباد ہوئے تھے لیکن جب اللہ کے آخری رسول ﷺ تشریف لائے تو یہ کہنے لگے کہ رسول بنی اسرائیل میں سے کیوں نہ آیا۔ اس ضد اور حسد کی وجہ سے یہ لوگ گمراہ ہوئے اور شیطان کے ہمنوا بن گئے اور اب جس مسایاح کا وہ انتظار کر رہے ہیں وہ دجال ہوگا۔

سوال: کیا ان کے منفی کردار کی وجہ سے دجال ان کا مسایاح ہوگا؟

خورشید انجم: ان کے پروٹوکولز میں بھی یہ چیز شامل ہے کہ جیسے نیکی ایک قوت ہے ایسے ہی بدی بھی ایک قوت ہے اور ہم بدی کی قوت کے سہارے آگے بڑھیں گے اور اپنی عالمی بادشاہت قائم کریں گے۔ جب بنیاد ہی برائی پر رکھی جائے گی تو اوپر پوری عمارت بھی برائی کی ہی کھڑی ہو گی۔ اسی وجہ سے یہ اب شیطان کے راستے پر ہیں۔

سوال: 1948ء میں اسرائیل کے قیام کے بعد سے اب تک مشرق وسطیٰ میں جتنے بھی اہم واقعات ہوئے چاہے وہ 1967ء اور 1973ء کی عرب اسرائیل جنگیں ہوں، 1990ء میں صدام حسین کا کویت پر حملہ ہو، نائن الیون کا واقعہ ہو، عرب سپرنگ ہو، 7 اکتوبر 2023ء میں حماس کا حملہ ہو یا پھر شام میں بشار حکومت کا خاتمہ ہو، کیا ان سب واقعات کا فائدہ اسرائیل کو نہیں ہوا اور کیا یہ سارے واقعات گریٹر اسرائیل کے منصوبے سے جڑے ہوئے ہیں؟

رضاء الحق: آپ کی بات بالکل درست ہے۔ یہ سب اچانک ہونے والے واقعات نہیں ہیں بلکہ ان کے پیچھے پوری منصوبہ بندی تھی۔ یہاں تک کہ جنگ عظیم اول اور دوم کے پس پردہ بھی ان کی منصوبہ بندی تھی جس کے نتیجہ میں خلافت عثمانیہ کو ختم کیا گیا اور مسلم اُمہ کو ٹکڑوں میں تقسیم

> عراق پر 1990ء کے امریکی حملے کے بعد جب ایک صحافی نے امریکی وزیر خارجہ سے پوچھا کہ خوراک کی کمی کے باعث 60 لاکھ عراقی بچے جان بحق ہو گئے کیا یہ قابل قبول ہے تو موصوفہ نے جواب دیا کہ ہاں قابل قبول ہے۔

کر کے چھوٹی چھوٹی نیشن سٹیٹس بنا دیں تا کہ ان کو کنٹرول میں رکھنا آسان ہو جائے۔ اسی طرح دوسری جنگ عظیم کا فائدہ بھی سب سے بڑھ کر یہودیوں کو ہوا۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں اسرائیل نے مغربی کنارے، گولان کی پہاڑیوں اور مصر کے سنائی علاقے پر قبضہ کیا۔ مصر نے تو اپنا علاقہ اس وعدے پر واپس حاصل کر لیا کہ وہ آئندہ اسرائیل کے ساتھ اچھے تعلقات رکھے گا لیکن مغربی کنارے اور گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کا قبضہ تسلیم کر لیا گیا۔ اس کے بعد جو بھی مستقبل کے خطرات اسرائیل کو درپیش تھے، ان سب سے اس نے چھٹکارا حاصل کر لیا۔ جیسا کہ عراق ایران جنگ چھیڑ کر اور پھر کویت پر صدام حسین سے حملہ کروا کر عراق کو تباہ کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ 6 ملین بچے خوراک کی کمی کی وجہ سے مارے گئے۔ اس پر اُس وقت کی امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرائٹ سے ایک انٹرویو میں پوچھا گیا کہ کیا یہ قابل قبول ہے؟ اُس نے تکبر سے جواب دیا کہ بالکل ہے۔ حالانکہ یہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی تھی لیکن اسرائیل اور امریکہ نے عالمی قوانین کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے گریٹر اسرائیل کی راہ ہموار کی۔ یہاں تک کہ 2017ء میں جب اسرائیل نے جیوش نیشنل سٹیٹ لاء کا نفاذ کیا تو اُس وقت بھی اقوام متحدہ، سکیورٹی کونسل، ہیومن رائٹس واچ، ایمنسٹی انٹرنیشنل سمیت کسی انسانی حقوق کی تنظیم نے احتجاج نہ کیا۔ اسی طرح 2024ء میں نیتن یاہو نے جنرل اسمبلی میں گریٹر اسرائیل کا نقشہ لہرایا جس میں شام، لبنان، اُردن اور فلسطین کو گریٹر اسرائیل میں شامل دکھایا گیا تھا۔ لہٰذا اسرائیل اور اس کے پشتی بان تو کھل کر گریٹر اسرائیل کی طرف بڑھ رہے ہیں لیکن اُمت مسلمہ کی طرف سے کوئی مزاحمت دکھائی نہیں دے رہی۔

سوال: مشرق وسطیٰ میں رونما ہونے والے واقعات کے ذریعے اسرائیل نے جواز پیدا کر کے اپنا بیانیہ آگے بڑھایا اور پے در پے مسلم علاقوں پر قبضہ کرتا چلا گیا۔ جبکہ دوسری طرف مسلمان بالکل بے خبر ہیں۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ جب بات کرتے تھے تو بعض علماء اُن پر اعتراض کرتے تھے لیکن آج اُن کی باتیں سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ اب آگے اسرائیل کی کیا سازشیں نظر آ رہی ہیں؟

خورشید انجم: سابق چیف جسٹس گلزار احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے جو باتیں آج سے 25 سال قبل کہی تھیں وہ آج سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ 25 سال پہلے دینی طبقہ سے بھی بعض لوگ ڈاکٹر اسرار احمدؒ پر اعتراض کرتے تھے کہ ان کو زیادہ ہی عذاب نظر آ رہے ہیں۔ صدام حسین نے 1991ء کی جنگ کو ام المحارب قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ اس کے بعد مشرق وسطیٰ میں جنگوں کا سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا اور پھر ایسا ہی ہوا اور ان جنگوں کے نتیجہ میں اب وہاں کے مسلم ممالک بالکل کمزور ہو چکے ہیں اور اس کا فائدہ صرف اسرائیل نے اُٹھایا ہے جس کی وجہ سے وہ اب کھل کر گریٹر اسرائیل کا نقشہ بھی جاری کر رہا ہے جس میں وہ سارے ممالک شامل ہیں۔ اردن، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب نے بھی صرف احتجاج کیا ہے۔ بظاہر اس احتجاج یا مذمت سے کچھ ہونے والا نہیں ہے لیکن کم ازکم ان ممالک کو یہ احساس تو ہوا کہ ان کی سالمیت خطرے میں ہے۔ اب تک یہ اسرائیل کے حوالے سے کسی فریب کا شکار تھے تو اب ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ بہرحال ایک منصوبہ کفار کا ہے اور ایک اللہ تعالیٰ کا منصوبہ ہے۔

﴿وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾﴾ ''اور اللہ تعالیٰ بہترین چال چلنے والا ہے۔'' (آل عمران:54)

قرآن میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ:

''ان کے اوپر ذلت تھوپ دی گئی ہے جہاں کہیں بھی پائے جائیں' سوائے یہ کہ (انہیں کسی وقت) اللہ کا کوئی سہارا حاصل ہو جائے یا لوگوں کی طرف سے کوئی سہارا مل جائے۔'' (آل عمران:112)

اسرائیل کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے، یہ برطانیہ اور امریکہ کے سہارے پھیل رہا ہے۔لیکن جب اللہ تعالیٰ رسی کھینچ لے گا تو اس کا انجام بھی ہولناک ہوگا۔

سوال: اسرائیل نے جو نقشہ جاری کیا اس کے بارے میں انہوں نے کہا یہ فیزون ہے۔اس کے بعد فیز ٹو کیا ہوگا اور اس میں اگر وہ سعودی عرب کو بھی شامل کرتے ہیں تو اس کے لیے جواز کیا تراشا جائے گا؟ کیونکہ سعودی عرب تو مسلمانوں کا مرکز ہے، وہاں حرمین شریفین موجود ہیں۔ اس صورت میں کیا پاکستان اسرائیل کے لیے رکاوٹ نہیں بنے گا اور کیا اسرائیل فیز ٹو میں جانے سے پہلے پاکستان کی فوجی اور ایٹمی طاقت کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کرے گا؟

رضاء الحق: پاکستان پر براہ راست حملہ ممکن نہیں۔ اسی وجہ سے وہ پاکستان پر پابندیاں لگا رہے ہیں، اس کو غیر مستحکم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔سوشل میڈیا کے ذریعے انتشار پھیلایا جا رہا ہے، سیاسی عدم استحکام پیدا کیا جا رہا ہے۔خاص طور پر معاشی طور پر کمزور کرکے کوشش کی جا رہی ہے کہ پاکستان اُن کی تمام شرائط کو مانتا جائے۔ان کی کوشش ہوگی کہ معاشی طور پر پاکستان کو اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ آخر کار پاکستان اپنی ایٹمی صلاحیت کو رول بیک کرنے پر مجبور ہو جائے۔ ایسا نہیں ہے کہ پاکستان کا میزائل اسرائیل کو ٹارگٹ کر سکتا ہے کیونکہ پاکستان کے میزائلوں کی رینج اسرائیل تک نہیں ہے اور اگر ہو بھی تو راستے میں پانچ جگہوں سے وہ اسے مار گرا سکتے ہیں۔

سوال: اگر پاکستان کے میزائل اسرائیل تک نہیں پہنچ سکتے تو پھر امریکہ نے پاکستان کی میزائل ٹیکنالوجی پر حالیہ پابندیاں کیوں عائد کیں؟

رضاء الحق: پاکستان کے میزائلوں کی رینج زیادہ سے زیادہ 2750 کلومیٹر تک ہے جبکہ پاکستان سے اسرائیل تک کا فاصلہ تقریباً 3300 کلومیٹر ہے۔ انہوں نے پابندی اس لیے لگائی کہ وہ ہمیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں بھی پیشین گوئی موجود ہے:

’’تم لازماً پاؤ گے اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں۔‘‘ (المائدہ:82)

یعنی یہود و ہنود دونوں پاکستان کے اوّلین دشمن ہیں، بھارت اسرائیل کا اتحادی ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ہمارا میزائل سسٹم بھارت سے دفاع کے لیے ہے۔

خورشید انجم: گریٹر اسرائیل کے حوالے سے فیز ٹو کا جہاں تک تعلق ہے تو اس حوالے سے احادیث میں کچھ اشارات موجود ہیں کہ جنگوں کا ایک سلسلہ شروع ہوگا جو بڑھتا چلا جائے گا اور پھر حضرت مہدی تشریف لائیں گے۔ شام کے بدترین لوگ عراق کی طرف چلے جائیں گے اور عراق کے بہترین لوگ شام کی طرف ہجرت کریں گے۔شام کے اندر ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی نزول ہوگا۔اللہ تعالیٰ شام پر برکت نازل فرمائے گا۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو جائیں گے یعنی اسلام قبول کر لیں گے۔اس آخری دور کے حوالے سے ابھی بہت سی چیزیں ظاہر ہونا باقی ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ دور کب شروع ہوگا۔ تاہم اس میں اس خطہ کا بھی بہت اہم رول ہوگا کیونکہ احادیث میں یہ ذکر بھی موجود ہے کہ خراسان سے اسلامی لشکر جا کر یروشلم میں اپنے جھنڈے گاڑے گا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے

احادیث میں ذکر موجود ہے کہ خراسان سے اسلامی لشکر جا کر یروشلم میں اپنے جھنڈے گاڑے گا اور خراسان میں پاکستان کا شمالی حصہ بھی شامل ہے۔

کہ خراسان میں پاکستان کا شمالی حصہ بھی شامل ہے۔وہ فرمایا کرتے تھے کہ اسی وجہ سے پاکستان کا بن جانا بھی ایک معجزہ ہے اور اس کا ایٹمی صلاحیت حاصل کرنا بھی ایک معجزہ ہے۔ دیکھا جائے تو یہ خدائی منصوبہ ہے۔ اس خطہ میں اسلام کی احیائی تحریکیں بھی چلی ہیں جن کا آغاز مجدد الف ثانی سے ہوتا ہے جنہوں نے اکبر کے فتنہ کے خلاف جہاد کیا۔اسی کے تسلسل میں نفاذ دین کی جدوجہد بھی رہی ہے۔ان تحریکوں کی برکت سے پاکستان میں بھی ایک احیائی فکر پائی جاتی ہے۔

سوال: عرب ورلڈ میں سے کچھ لوگ پہلے اسرائیل کے حامی تھے اور اس سے تعلقات بڑھا رہے تھے۔کیا حالیہ واقعات کے بعد وہ اس خوش فہمی سے نکل پائیں گے کہ اسرائیل ہمارا کبھی دوست بن سکتا ہے؟

خورشید انجم: عرب ورلڈ میں پہلے کرنل قذافی، صدام حسین اور بشار الاسد جیسے لوگ حکمران تھے جو کمیونسٹ نظریات رکھتے تھے اور نیشنل ازم کے حامی تھے لیکن ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے اسلامی سوچ رکھنے والے لوگوں کو موقع دے دیا۔ اس وقت حماس کا جذبہ جہاد بھی مثالی ہے اور خطے میں اپنے مثبت اثرات مرتب کر رہا ہے۔اللہ سے امید ہے کہ نتائج اُس کے برعکس ہوں گے جو کفار کا منصوبہ ہے۔

سوال: موجودہ صورت حال میں امت مسلمہ کو کیا کرنا چاہیے۔بہترین حکمت عملی کیا ہونی چاہیے؟

رضاء الحق: سب سے پہلے تو وہ اس بڑے خطرے کا ادراک حاصل کریں جو ان کے سروں پر کھڑا ہے۔ سب کو سمجھ لینا چاہیے کہ تمام تر طاغوتی قوتیں اس وقت عالم اسلام کے خلاف متحد ہو چکی ہیں لہٰذا مسلم ممالک کو بھی متحد ہو جانا چاہیے۔ اگر 57 مسلم ممالک کا متحد ہونا ممکن نہیں ہے تو کم از کم 5 بڑے مسلم ممالک ہی اگر متحد ہو جائیں تو مسلمانوں کے مشترکہ مفادات کا تحفظ کیا جا سکتا ہے اور مسلمانوں پر عسکری یا فکری حملہ روکا جا سکتا ہے۔

خورشید انجم: ایک نمائندہ مثالی اسلامی فلاحی مملکت ہی عالم اسلام کے مسائل کا اصل حل ہے کیونکہ طاغوتی قوتوں کا اصل خواب یہی تھا کہ خلافت کا نظام دوبارہ قائم نہ ہو۔ جب ایسا نظام دوبارہ قائم ہوگا تو وہ باطل کے تمام حربوں کا توڑ ہوگا۔ عسکری اتحاد بھی ضروری ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب نے بھی یہی کہا تھا نیٹو کے طرز پر مسلم اتحاد بنانے کی ضرورت ہے۔ امت مسلمہ کو تقسیم کر کے جو نیشن سٹیٹس بنائی گئی ہیں اس کا فائدہ باطل قوتوں کو ہی ہو رہا ہے کیونکہ وہ تقسیم کرو اور حکومت کرو کے فارمولے پر گامزن ہیں۔ اب وہ امت کو مزید تقسیم کرنے کی کوشش کریں گے۔ جیسا کہ شیعہ سنی عنصر موجود ہے، کردستان کا مسئلہ ہے۔ان چیزوں پر بھی نظر رکھی جائے۔ پاکستان کے اندر انتشار پھیلانے کی کوششوں پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ قدرت اللہ شہاب نے لکھا تھا کہ پاکستان کی فوج اور عوام متحد ہو جائیں تو دشمن کچھ نہیں کر سکتے۔ دشمن اس حوالے سے بھی کوشش کر رہے ہیں کہ عوام کو فوج سے متنفر کیا جائے۔ ان ساری چیزوں پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر بنیادی بات یہ ہے کہ عوام کے اندر ایمانی تحریک پیدا ہو۔

❁❁❁

قارئین پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ خورشید انجم: مرکزی ناظم تعلیم و تربیت تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

میزبان: آصف حمید: مرکزی ناظم شعبہ سمع و بصر اور سوشل میڈیا تنظیم اسلامی پاکستان

برے کام کا انجام برا ہے......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

سوا سال سے غزہ میں امریکہ اور اسرائیل کی مشترکہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے مظاہر تاریخ عالم میں ثبت ہو چکے۔ اس سے سنبھلے نہ تھے کہ شام کے 13 ہولناک سالوں میں اپنے ہی عوام پر بمباریوں، ممنوعہ خوفناک کیمیائی حملوں کی ہزار داستان مع شواہد کے دنیا کے سامنے آگئی۔ یہ حقیقت بھی خود مستند ترین مغربی میڈیا نے کھول دی کہ اس میں امریکہ، ایران، لبنان، روس، فرانس کی پشت پناہی/ مدد شامل رہی۔ اسرائیل کے لیے تمام مغربی ممالک کا اسلحہ، ڈالر اور امریکی ویٹو حاضر تھا اور شام میں روس کا ویٹو۔ انتہا پسندانہ جنگ جس میں باعمل مسلمان سے جینے کا حق چھین لینا ہی گلوبل انصاف ہے۔ سو آج انتہا پسندی، دہشت گردی کی گھسی پٹی، جھوٹی، انتہائی متنازعہ اصطلاحیں سفاک لطیفے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ اللہ کی مکافاتِ عمل کی لاٹھی کیلی فورنیا پر جہنم زار بنانے کو برسی ہے۔ یہ اصطلاحیں ایسی نارنجی آگ سیاہ دھوئیں کے گھرے بادلوں، سرخ غضب ناک شعلوں اور ہیبت طاری کرنے والے آگ بھرے طوفانوں میں جل کر راکھ ہوگئیں۔ طوفانی ہوائیں بگولے 'Tornado' کہلاتی ہیں۔ کیلی فورنیا میں یہ صدی کے شدید ترین فائر نیڈو 'Firenado' طوفان بن گئے، آگ بھرے بگولے۔ (160 کلومیٹر فی گھنٹہ) ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝﴾ (مریم) ''اور تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔'' ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝﴾ ''بے شک تمھارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔'' (البروج: 12) سورۃ البروج میں انسانیت سوز تاریخی واقعات ہی پر اللہ کا اظہارِ غضب ہے۔ ''جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم وستم توڑا اور پھر اس سے تائب نہ ہوئے، یقیناً اُن کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلائے جانے کی سزا ہے۔'' قبل ازیں ظلم کی وجہ بھی بیان کی: ''اور ان اہل ایمان سے ان کی دشمنی کی وجہ اس کے سوا کوئی نہ تھی کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔'' (البروج: 8,10) ٹیکساس جو کیلی فورنیا سے 25 گھنٹے دور ہے۔ وہاں ایک پاور سب سٹیشن (فورٹ ورتھ) میں یکا یک دھماکے کے بعد انتہائی خوفناک آگ بھڑک اُٹھی۔ گاڑھا سیاہ دھواں، بہت پھیلی ہوئی شدید ترین آگ۔

ابھی تو ٹرمپ نے اقتدار میں آنے کے خمار میں حماس کو دھمکی دی کہ میرے حلف اُٹھانے تک یرغمالی نہ چھوڑے تو مشرقِ وسطیٰ میں پوری جہنم بھڑک اُٹھے گی۔ اسے بار بار دہرایا۔ پانامہ کینال پر قبضے کا نعرہ لگایا۔ جس پر پاناما والے بھڑک اُٹھے۔ ہرگز نہیں! پھر ٹرمپ نے ڈنمارک سے گرین لینڈ دبوچ لینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ وہ دونوں ناراض ہوگئے۔ کینیڈا کو اپنا 51 واں صوبہ بنانے کی خواہش کر دی۔ ٹروڈو نے ترخ کر ناراضی ظاہر کی۔ مشرقِ وسطیٰ پر جہنم بھڑکانے کے ارادے پر تو اللہ نے از خود نوٹس لے کر بات بخوبی سمجھا دی۔ کیلی فورنیا میں 12 ہزار بلڈنگیں آگ نگل گئی۔ (اعداد و شمار مسلسل بڑھتے جارہے ہیں۔) گھر، رہائشی بلڈنگیں، شاپنگ مالز، ہوٹل، میکڈونلڈ، عبادت گاہیں سب کچھ بلاتفریق (عین غزہ کی طرح) جل گیا۔ ایک تیز ترین آگ ہالی ووڈ کی پہاڑیوں پر چڑھ دوڑی۔ وہاں ایک دن پہلے پروگرام میں خدا کا انکار کرتے قہقہے لگا رہے تھے۔ مقبول ترین سیاحتی مقامات گھیرے میں آگئے۔ گنجان آباد سٹوڈیو سٹی جل اُٹھا۔ تین لاکھ 80 ہزار آبادی کو انخلا کا حکم ہوا۔ غزہ میں اسرائیل دوڑیں لگواتا تھا، چھوٹی سی غزہ پٹی میں مقید آبادی کو بار بار۔ اب شمال چھوڑ دو۔ اب جنوب سے نکل جاؤ۔

کہتے ہیں یہ ہالی وڈ کی خوفناک فلم جیسے مناظر ہیں۔ ایک جیتی جاگتی فلم غزہ میں چلی تھی۔ فرق حکم دینے والے کا ہے۔ ''اس کے بعد اس کی قوم پر ہم نے آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا۔ ہمیں لشکر بھیجنے کی کوئی حاجت نہ تھی۔ بس ایک دھماکا ہوا اور یکا یک وہ سب بجھ کر رہ گئے۔'' (یٰسٓ: 28،29) اللہ اسباب سے بے نیاز ہے۔ ٹینک؟ بحری بیڑے اسلحے سے لدے؟ بمبار جہاز؟ کچھ بھی تو نہیں! ہوا اور چند چنگاریاں! ((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ)) اللہ آگ سے بچائے۔ دنیا وآخرت میں۔ (آمین)

مہنگی ترین جنگیں لڑنے کے بعد یہ مہنگی ترین قدرتی آفت ہے۔ ارب ہا ڈالر کا نقصان۔ تباہی، تعمیر نو، صحت، سیاحت، انشورنس کی صنعت۔ بائیڈن دورے پر آیا تو کہا: 'لگتا ہے کہ یہاں 'ٹارگٹڈ بمباری' ہوئی ہے۔ (بیچ میں سلامت گھر بھی موجود ہیں) پولیس چیف نے کہا: 'لگتا ہے جیسے ایٹم بم پھٹا ہو'۔ مناظر نہایت ہیبت انگیز ہیں۔ فائر نیڈو: پہاڑوں سے ایک لمبی اوپر کو جاتی تھرکتی سفید، پیلی، نارنجی لکیر، رنگوں کے گرد سیاہی اور لالی پھیلی ہوئی۔ زمین پر آگ، آسمان پر لپکتی آگ۔ غضبنا کی عیاں۔ چیختی آوازیں۔ ٹرمپ کی دھمکی 'جہنم بھڑکا دوں گا؟' اُس نے جانا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ انسان اگر خدانخواستہ ایسے ہی کفریہ تکبر اور خدائی لہجے میں پھنکارتا دنیا سے رخصت ہوجائے تو آگے موت پر فوراً ہی دوسری دنیا میں آنکھ کھل جاتی ہے۔ ملک الموت کو سامنے پاکر گرفتاری دینی پڑتی ہے۔ قرآن منظر کشی کرتا ہے! ''وہ (کافر) جن کی روح فرشتے قبض کرتے ہیں اس حالت میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے تو وہ فوراً ہتھیار ڈال دیتے ہیں، ہم تو کوئی برائی نہیں کر رہے تھے......'' (النحل: 28) اور سورۃ المومنون میں: '(یہ لوگ باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ ان میں سے کسی کے سر پر موت آ کھڑی ہو تو کہے گا، اے میرے مالک مجھے واپس بھیج دے۔ امید ہے کہ میں نیک عمل کروں گا اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں......'' (آیات: 99،100)

اب تو خود امریکی اقرار کر رہے ہیں۔ مثلاً معروف گائیکہ ٹیلر سوفٹ کہتی ہے: '(تقریباً) ڈیڑھ سال سے غزہ ہم نے میزائیلوں سے جلایا جو امریکی ٹیکسوں کے ذریعے ہوا۔ صرف 2 دن میں (God) اللہ کی سزا ایسی برسی امریکہ پر۔ غزہ کے رہائشیوں کو ہم نے بے پناہ دکھوں، اذیتوں سے دو چار کیا۔ یہ اللہ کی پکڑ اور غضب ہے غزہ سے بڑے علاقے پر۔ اس سے ظلم کا ساتھ دینے کے نتائج اور انصاف بارے بہت گہرے سوال اُٹھتے ہیں۔' اب وہی جیمز ووڈز اپنا گھر نذر آتش ہونے پر CNN کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے جو کہتا تھا: 'کوئی Ceasefire (جنگ بندی، لفظی معنی، آگ بجھ جانا!) نہیں، کوئی معافی نہیں!' آج آگ بھڑکتی رہی پورا گھر چاٹ جانے تک! نو سیز فائر۔ اس آگ میں بائیڈن، ٹرمپ، نیتن یاہو جیسی دیوانگی ہے۔ یہ طوفانی ہوا اور آگ نہیں، بے گناہ مظلوم غزہ کی عورتوں بچوں کی آہوں اور کراہوں کے بگولے اور شعلے ہیں۔ قنوت نازلہ اور دعائیں ہیں۔ فلسطینی 8 سالہ بچہ اللہ کے آگے روتا فریاد کرتا وڈیو کلپ میں محفوظ ہے۔ اللہ ہمیں ان کا سیاہ، تاریک دن دکھا سو وہ بچہ (اگر اسرائیل نے زندہ چھوڑا ہے تو) دیکھ لے گاڑھے سیاہ دھوئیں سے روسیاہ سپر پاور! ایک رئیس امریکی کا افغان گارڈ بلال تخی کہتا ہے (اپنے مالک کا جلا ہوا ٹوٹا پھوٹا گھر دیکھ کر) کہ 'یہ منظر تو میرے جنگ زدہ ملک افغانستان کا ہے۔' ایک منظر عراق کا بھی ہے جہاں امریکی فوجی قہقہے لگا تا ہرے بھرے درختوں پر پائپ سے آتش گیر مادے کی آگ برسا کر انھیں بھسم کر رہا ہے۔ اب امریکی جنگلوں کے ساتھ امیر ترین آبادی بھسم ہے۔

فاعتبروا مقامِ عبرت ہے!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(9 تا 15 جنوری 2025ء)

جمعرات 09 جنوری: مرکزی عاملہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 10 جنوری: خطاب جمعہ (تقریر) مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، کراچی میں ارشاد فرمایا۔ شام کو تنظیمی دورہ کے سلسلے میں اسلام آباد روانگی ہوئی۔

ہفتہ 11 جنوری: حلقہ اسلام آباد کے تنظیمی دورہ کے ضمن میں کل رفقاء اجتماع میں رفقاء کے تعارف، سوال وجواب کی نشست اور بیعت مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ علیحدہ نشست ہوئی جس میں سوال وجواب کا بھی اہتمام کیا گیا۔

انجمن خدام القرآن اسلام آباد کی تقریب تقسیم اسناد کی صدارت کی اور اختتامی گفتگو فرمائی۔

اتوار 12 جنوری: حلقہ پنجاب شمالی کے تنظیمی دورہ کے ضمن میں کل رفقاء اجتماع میں رفقاء کے تعارف، سوال وجواب کی نشست اور بیعت مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ علیحدہ نشست میں سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا۔ رات کو کراچی واپسی ہوئی۔

منگل 14 جنوری: حلقہ کراچی شرقی کے ایک رفیق کے گھران کی عیادت اور ان کی والدہ کے انتقال کے لیے تعزیت کے لیے جانا ہوا۔

بدھ 15 جنوری: رات کو کراچی سے لاہور آمد ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: قائم مقام نائب امیر (ناظم اعلیٰ صاحب) سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ متفقہ قرآنی نصاب کے حوالے سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی ریکارڈنگز کا اہتمام ہوا۔

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اوران کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

ہماری رائے یہ ہے کہ مذکورہ بالا نکتہ (1) میں لفظ quality (قدر) کو quantity (مقدار یا رقم) سے تبدیل کر دینا چاہیے کیونکہ یکساں نوع کی حامل اکائیوں کے تبادلے کی صورت میں اسلامی قانون کا تقاضا یہ ہے کہ قدر کی بجائے دونوں جانب مقدار برابر ہونی چاہیے۔ لہٰذا اگر دس روپے کے نوٹ کا سودا بارہ روپے میں کیا جائے گا تو یہ تبادلہ ربا کے زمرے میں آئے گا۔

اس فہرست میں چوتھی قسم یہ بھی ہو سکتی ہے کہ: ''کسی رقم کی مختلف نوع کی حامل مالیتی اکائیوں کا باہمی تبادلہ جبکہ کسی ایک فریق کی جانب سے رقم کی فراہمی مؤخر کر دی گئی ہو۔'' ربا کی یہ بہت اہم اور رائج قسم ہے جسے فیصلے میں کوئی جگہ نہیں دی گئی۔ مذکورہ فیصلے میں اسے چوتھی صورت کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔ اگر ڈالر کا تبادلہ روپے سے کرنا مقصود ہو تو اسلامی قانون کی رو سے لازم ہے کہ یہ لین دین دست بدست ہونا چاہیے۔ کسی ایک فریق کی جانب سے مؤخر ادائیگی کی صورت میں ربا وجود میں آئے گا۔

(جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1000 دن گزر چکے!

پاکستان میں دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس 'مسلم معاشروں میں لڑکی کی تعلیم' ہوئی۔ اگرچہ پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم سے بڑھ کر معیاری تعلیم سے محرومی، نصاب اور تربیت کے مسائل گھمبیر ہیں۔ تعلیمی بجٹ حکومتی ترجیحات میں شامل نہیں۔ ملالہ کی تقریر کی شہ سرخیاں لگیں تو حیران کن تھا کہ ساری تقریر اول تا آخر افغانستان کی 'مظلوم' لڑکی پر مرکوز تھی گویا ملالہ افغانستان کی نمائندہ تھی؟ اُس کی آمد کا مقصد افغان حکومت پر لفظی گولہ باری کرنا تھا؟ تعلیم سے محرومی سے بڑھ کر اس وقت مسلم دنیا کا سلگتا ہوا مسئلہ مسلمان لڑکی کے زندہ رہنے، جینے کا حق ہے۔ غزہ میں سکول تو درکنار گھر، کتابیں، تعلیمی ادارے، طالبات، مائیں، اساتذہ سب مار دیئے، جلا دیئے ڈھا دیئے۔ نوحہ گری ہوتی تو اس پر ہوتی۔ طالبان سے 'جینڈر اپارتھائیڈ' کا شکوہ کرتے ہوئے وہ بھول گئیں، دنیائے کفر کی یونیورسٹیوں سے گورے طلبہ نے اسرائیل کو ملزم ٹھہرایا ہے 'فلسطینی اپارتھائیڈ' کا۔ طالبان جینے کا حق تو دیتے ہیں! یہ پوری کانفرنس غزہ میں نوجوان نسل کی زندگی اور تعلیم، خوراک، آزادی اور صحت پر ہوتی تو قرینِ انصاف تھا۔ خود یورپ کا حال شرمناک ہے جہاں انگلینڈ کے حوالے سے BBC رپورٹ کے مطابق طالبات کی بڑی تعداد اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لیے جسم فروشی پر مجبور ہے۔ بعض طلبہ طالبات جو کھیلنے، طبی تجربات کے لیے خود کو پیش کرتے ہیں مجبوراً، ٹیوشن فیس آکسفورڈ جیسے اداروں میں ادا کرنے کے لیے۔ یہ سب ملالہ کی طرح مفت تعلیم کی لگژری کے حامل نہیں ہیں۔ سو مسلم معاشرے اعلیٰ تعلیم کے لیے عزت وعصمت قربان کرنے کی نسبت، ان پڑھ ہی بھلے۔ پھر وہ جوان پڑھ ماؤں کی گود سے پل کر امریکی یورپی تعلیم سے بہرہ مند قوتوں کو شکست دینے پر قادر ہوئے؟ ہم اس مخمصے سے جتنا دور رہیں اتنا بہتر۔ اپنی خیر منائیں اور مخلوط تعلیم کے ہولناک اثرات سے بچیوں کو محفوظ رکھنے کے لیے کانفرنس کریں سر جوڑیں، خودکشی، جنسی جرائم کی بنا پر، گینگ ریپ نوعیت کی روز افزوں بلائیں۔ گرتا ہوا معیارِ تعلیم۔ نہ اردو آتی ہے، نہ انگریزی۔ نہ تاریخ نہ جغرافیہ۔ نہ امانت و دیانت قوم کے پلے بچی۔

یورپ تو اس امر کا بھی مجرم ہے کہ اتنا انتہا پسند اور تنگ نظر کہ لڑکی سر ڈھانپ لے یا منہ ڈھانپ لے تو سکول کالج سے خارج۔ یا پھر بچوں تک کے نصابوں میں بحر مردار کی سڑاند LGBTQ کے تذکرے لازم۔ پناہ بخدا! مسئلہ تربیت اور اخلاقی اقدار کا زیادہ بڑا ہے۔ پھپھوندی لگی ایسی تعلیم سے کیا حاصل!

سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے!

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- کارفور نے اپنے آفیشل فیس بک پیج پر تصدیق کی ہے کہ سلطنت عمان میں اُس کی تمام تجارتی سرگرمیاں ختم کی جا رہی ہیں۔ کارفور کی بندش صرف عمان تک محدود نہیں ہے۔ نومبر 2024ء میں اردن میں بھی کارفور نے تمام شاخیں بند کر دیں۔ ان فیصلوں کی وجہ عوامی ردعمل اور سوشل بائیکاٹ مہمات ہیں، جنہوں نے بڑی کمپنیوں کے کاروباری فیصلوں پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ پاکستان میں کارفور کی 13 برانچیں تا حال کام کر رہی ہیں۔
- عبرانی میگزین معاریو نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ حماس نے شمالی غزہ میں زمین میں نصب شدہ بموں کے استعمال میں اضافہ کیا ہے جو اسرائیلی فوجی یونٹس کے لیے سنگین چیلنج ہے۔ ان دھماکہ خیز آلات کے باعث اسرائیل کی متعدد اہم فورسز، بشمول کفیر، ناحال، انجینئرنگ کمانڈو اور بکتر بند یونٹس کے اہلکاروں کی ہلاکتیں ہوئیں۔ اسرائیلی فوج نے اعتراف کیا ہے کہ زمین میں نصب کیے جانے والے یہ بم دریافت کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ یہ صورت حال غزہ کی جنگی حکمت عملیوں میں نئے چیلنجز کی نشاندہی کرتی ہے۔
- چینل 12 کے رپورٹر المورغ بویر نے بیت حانون سے اسرائیلی فوجیوں کے جنگی تجربات پر مبنی تفصیلات پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ غزہ میں جنگ روایتی نہیں بلکہ جدید ترین حکمت عملی اور ٹیکنالوجی پر مبنی ہے۔ مجاہدین زیرِ زمین نیٹ ورک اور نگرانی کے جدید نظام کو استعمال کر کے دشمن کو دباؤ میں رکھے ہوئے ہیں۔ فوج ایسے ماحول میں لڑ رہے ہیں جو مکمل طور پر کیمروں کی نگرانی میں ہے۔ مجاہدین نے ہر راستے میں دھماکہ خیز مواد نصب کر رکھا ہے، جسے وہ کنٹرول کرتے ہیں۔ پورا علاقہ دھماکہ خیز مواد اور فضائی بموں کی باقیات سے بھرا ہوا ہے۔ ہر گلی، ہر چوراہے پر جدید ترین کیمرے نصب ہیں، جن میں 360 ڈگری کور کرنے والے تھرمل کیمرے شامل ہیں۔ مجاہدین اہداف کو بڑی مہارت سے منتخب کرتے ہیں اور کیمروں کے ذریعے حرکات و سکنات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ ڈرون کی موجودگی میں دھماکہ خیز مواد کو غیر فعال رکھا جاتا ہے لیکن فوجی طاقت کے نمودار ہوتے ہی دھماکہ خیز مواد کو متحرک کر دیا جاتا ہے۔
- سرایا القدس کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ اُن کے مجاہدین نے مشرقی غزہ کے محاذ پر ایک کامیاب کارروائی کے دوران اسرائیلی فوج کے ایک اہلکار کو نشانہ بنایا۔ یہ کارروائی دشمن کے خلاف مزاحمت کے تسلسل کا حصہ ہے۔
- بیت حانون میں دھماکہ خیز مواد کے ذریعے تین اسرائیلی فوجیوں کی ہلاکت نے فلسطینی مزاحمت کی موثر حکمت عملی کو دنیا کے سامنے ایک بار پھر نمایاں کر دیا۔ یہ واقعہ نہ صرف اسرائیلی افواج کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے بلکہ یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ فلسطینی عوام اپنی آزادی کی جدوجہد میں ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **غزہ: جنگ بندی معاہدہ پر فلسطینیوں کا جشن:** اطلاعات کے مطابق حماس اور اسرائیل میں غزہ جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی کا معاہدہ طے پا گیا ہے اور 15 ماہ سے زائد عرصے سے جاری جنگ کے اختتام کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے قبل حماس نے غزہ جنگ بندی معاہدہ کے مسودے کی منظوری دے دی تھی۔ جنگ بندی کی خبر سامنے آنے پر غزہ میں کھلے آسمان تلے پڑے فلسطینیوں نے جشن منایا اور سجدے کیے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق اسرائیلی فوج نے جنوبی غزہ کی فیلا ڈیلفی راہداری سے انخلا شروع کر دیا ہے۔ غزہ جنگ بندی معاہدہ 3 مراحل پر مشتمل ہوگا۔ پہلا مرحلہ 6 ہفتوں پر مشتمل ہوگا۔ اس دوران اسرائیلی فوج غزہ کی سرحد کے اندر 700 میٹر تک خود کو محدود کر لے گی۔ جنگ بندی کے اس مرحلے میں اسرائیل تقریباً 2000 فلسطینی قیدیوں کو رہا کرے گا جن میں عمر قید کے 250 قیدی بھی شامل ہوں گے۔ غزہ میں موجود 33 اسرائیلی مغویوں کو بھی رہا کیا جائے گا۔ بدلے میں ایک ہزار فلسطینی رہا کیے جائیں گے۔ پہلے مرحلے میں اسرائیل زخمیوں کو علاج کے لیے غزہ سے باہر سفر کی اجازت دے گا۔ اس مرحلے کے آغاز کے 7 روز بعد اسرائیل مصر کے ساتھ رفح کراسنگ کھول دے گا۔

کھانے کی تقسیم کے دوران برتن میں بچہ گر کر جاں بحق: اسرائیلی بمباری اور محاصرے کی وجہ سے پیدا ہونے والی بھوک کی وجہ سے کھانا تقسیم کرنے والی جگہ پر ہجوم میں موجود 5 سالہ بچہ گرم کھانے کے برتن میں گر کر تھرڈ ڈگری تک جل گیا اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا۔

- **کویت: سابق وزیر داخلہ کو کرپشن کیسز میں 14 سال قید:** کویتی عدالت نے سابق وزیر داخلہ کویت شیخ طلال الخالد کو عوامی فنڈز میں کرپشن کے مقدمے میں 7 سال قید اور ساڑھے 9 لاکھ ہزار دینار کی وصولی کا حکم دیا ہے۔ ایک دوسرے مقدمے میں انہیں 7 سال قید کی سزا سنائی ہے۔
- **امریکہ: جو بائیڈن کا اعتراف ”فلسطین میں بے گناہ لوگ مارے گئے“:** امریکی صدر جو بائیڈن نے اپنے الوداعی خطاب میں اپنی خارجہ پالیسی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ عالمی بحران حل نہیں کر سکے۔ فلسطین میں بے گناہ لوگ مارے گئے تاہم گزشتہ 4 سال کے مقابلے میں امریکی دشمن کمزور ہوئے ہیں۔
- **یمن: اسرائیلی بمباری سے مرکزی بجلی گھر تباہ:** اسرائیلی بمبار طیاروں نے دارالحکومت صنعاء میں شہری انفراسٹرکچر کو تباہ کرنے کے لئے حیزیاز کے مرکزی بجلی گھر پر 13 جگہوں پر بمباری کی۔ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ یہ بجلی گھر حوثیوں کو بجلی فراہم کرنے کا ذریعہ تھا۔ بمباری کے نتیجے میں بجلی گھر تباہ ہونے کے علاوہ عملے کے تین ارکان کے زخمی ہونے کی خبر ملی ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

مفہوم فرمان رسول ﷺ دریا کے کنارے بھی بیٹھے ہوں تو پانی ضائع نہ کریں

رب کریم کی عظیم نعمت پانی زندگی ہے، اسے بچائیں

زیر زمین پانی کی سطح کو بلند کرنے اور سیلاب سے بچاؤ کے ممکنہ طریقے

ایک اندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی ایک وقت وضو کرنے میں 4 سے 5 لیٹر پانی استعمال کرتا ہے اور یہ پانی پاک ہوتا ہے اور ہم اپنی ناسمجھی کی بنا پر اس کو گٹر کے پانی میں ڈال کر ضائع کر رہے ہیں، اگر مساجد میں وضو اور بارش کے پانی کو جمع کر کے 150 فٹ بور / یا 8 فٹ گولائی اور 30 فٹ گہرائی والا ہنی کومب کنواں / غرقی تیار کر کے دوبارہ زیر زمین پہنچانے کا بندوبست کر دیا جائے تو اس طرح ان گنت پانی کو دوبارہ استعمال میں لایا جا سکے گا۔ اور زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہو جائے گی۔ اس منصوبے کی اندازاً لاگت تقریباً دولاکھ پچھتر ہزار سے تین لاکھ روپے -/275,000 سے -/300,000 تک ہو گی۔

بیت اللہ فاؤنڈیشن کی تکنیکی معاونت کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچنے والے منصوبہ جات کی تفصیلات درج ذیل ہیں

☆ الحمدللہ جامع مسجد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سمارٹ ٹاؤن ڈیفنس روڈ لاہور تکمیل منصوبہ اکتوبر 2022، جو کہ 400 نمازیوں کیلئے ہے۔ اس میں بارش اور وضو کے پانی کو جمع کر کے دوبارہ زیرِ زمین پہنچانے کا بہترین بندوبست کیا گیا ہے۔ اس طرح زمین میں پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ دور حاضر کے اس جدید طریقہ کار سے ہماری مسجد میں ان شاءاللہ سالانہ تقریباً 100,000 (ایک لاکھ) لیٹر پانی کی بچت ہو رہی ہے۔

☆ جامع مسجد ٹریٹ کارپوریشن لاہور تکمیل منصوبہ ستمبر 2023 سالانہ پانی کی بچت تقریباً 500,000 (پانچ لاکھ) لیٹر

☆ جامع مسجد تقوی پنجاب کوآپریٹو سوسائٹی غازی روڈ لاہور کینٹ تکمیل منصوبہ نومبر 2023 سالانہ پانی کی بچت تقریباً 300,000 (تین لاکھ) لیٹر

☆ جامع مسجد مدنی ماہی چوک صادق آباد تکمیل منصوبہ جولائی 2023 سالانہ پانی کی بچت تقریباً 300,000 (تین لاکھ) لیٹر

☆ مدرسہ انوار محمد حمادیہ گڈو روڈ ماہی چوک صادق آباد تکمیل منصوبہ مارچ 2024 سالانہ پانی کی بچت تقریباً 100,000 (ایک لاکھ) لیٹر

اس پیغام کو عام کیجئے   جزاک اللہ خیرو احسن الجزاء

ان منصوبوں میں تکنیکی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے
بیتُ اللہ فاؤنڈیشن سے رابطہ کیا جا سکتا ہے

محمد عظیم صدر
0321-4630894

حافظ محمد علی ناظم مالیات
0317-3817824

مفتی عتیق الرحمن شہیدی امام مسجد
0321-5781187

مرکزی دفتر: بیتُ اللہ فاؤنڈیشن جامع مسجد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سمارٹ ٹاؤن،
نزد ای 5 بلاک، انجینیئرز ٹاؤن، سیکٹر اے، ڈیفنس روڈ لاہور

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع بروز اتوار منعقد ہوا۔ جو دوپہر 01:30 بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں تقریباً 150 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض مقامی تنظیم پشاور صدر کے رفیق جناب میر محمد نے ادا کیے۔ اجتماع کا آغاز جناب قاری انعام الحق کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد جناب ڈاکٹر محمد عثمان نے درسِ حدیث دیا۔ امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی جناب محمد شمیم خٹک نے افتتاحی کلمات کہے اور کچھ ہدایات دیں۔

اس کے بعد ناظم دعوت حلقہ جناب حبیب الرحمٰن نے ''نظم کے تقاضے'' پر اظہارِ خیال کیا۔ بعدازاں معتمد مقامی تنظیم نوشہرہ جناب قاضی فیصل ظہیر نے ''اجتماع اسرہ (کیا۔ کیوں اور کیسے؟)'' کے موضوع پر بیان کیا۔ اس کے بعد ''اجتماع اسرہ کا عملی پہلو'' کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ جناب ڈاکٹر محمد طارق مسعود نے ''انفرادی دعوت کے مراحل'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے بڑی محنت سے ایک پریزنٹیشن تیار کی تھی اور سلائیڈز کی مدد سے شرکاء کو انفرادی دعوت کے مراحل کے بارے میں رہنمائی دی۔ چائے کے وقفے میں رفقاء اور احباب آپس میں گھل مل گئے اور ایک دوسرے کا تعارف حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی امور بھی زیرِ بحث لائے۔ چائے کے وقفے کے بعد جناب ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے ''دینی فرائض کا جامع تصور'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ خطاب کے دوران انہوں نے مولانا رومؒ اور علامہ محمد اقبالؒ کے اشعار سے شرکاء کے دلوں کو گرمایا۔ اس کے بعد جناب فضل باسط نے ''آنے والے دور کی دھندلی تصویر'' کے موضوع پر بیان کیا۔ انہوں نے احادیث کی روشنی میں آنے والے وقت کے بارے میں انتہائی مدلل گفتگو کی۔

اجتماع کے اختتام پر نائب مقامی امیر مردان جناب ارشد علی نے ''حزب اللہ کے اوصاف'' کے موضوع پر خطاب کیا اور رفقاء کو ان کے کرنے کے کام یاد کرائے۔ اجتماعی دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(رپورٹ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

حلقہ گوجرانوالہ، گجرات تنظیم کے زیر اہتمام دعوتی اجتماع

12 جنوری بروز اتوار کو گجرات میں ''ہماری دینی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے ایک دعوتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی تشہیر شہر کی مختلف جگہوں پر پینا فلیکس لگا کر کی گئی۔ اس کے علاوہ ذاتی رابطہ کر کے دعوت نامہ بھی دیئے گئے اور مساجد میں ہینڈ بل بھی تقسیم کئے گئے۔ مکتبہ کا سٹال بھی لگایا گیا۔ اس کے علاوہ حاضرین کو بطور تحفہ دو کتب کا سیٹ دیا گیا۔ جن میں ''تنظیم اسلامی کی دعوت'' اور ''دینی فرائض کا جامع تصور'' شامل تھیں۔ اس پروگرام میں تقریباً 250 رفقاء اور احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ منتظمین کی کوششوں کو قبول و منظور فرمائے۔

(مرتب: رانا ضیاء الحسن، ناظم نشر و اشاعت حلقہ گجرانوالہ)

ایک فکر انگیز حکایت

''گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا''

ایک شکاری نے کنڈی میں گوشت کی بوٹی لگا کر دریا میں پھینکی۔ ایک مچھلی اسے کھانے دوڑی۔ وہیں ایک بڑی مچھلی نے اسے روکا اور کہا:

''اسے منہ نہ لگانا، اس کے اندر ایک چھپا ہوا کانٹا ہے جو تجھے نظر نہیں آرہا۔ بوٹی کھاتے ہی وہ کانٹا تیرے حلق میں چبھ جائے گا، جو ہزار کوششوں کے بعد بھی نہیں نکلے گا۔ تیرے تڑپنے سے باہر بیٹھے شکاری کو اس باریک ڈوری سے خبر ہوجائے گی۔ تو تڑپے گی وہ خوش ہوگا، اس باریک ڈور کے ذریعے تجھے باہر نکالے گا، چھری سے تیرے ٹکڑے کرے گا، مرچ مصالحہ لگا کر آگ پر اُبلتے تیل میں تجھے پکائے گا۔ 10، 10 انگلیوں والے انسان 32، 32 دانتوں سے چبا چبا کر تجھے کھائیں گے۔ یہ تیرا انجام ہوگا۔''

بڑی مچھلی یہ کہہ کر چلی گئی۔ چھوٹی مچھلی نے دریا میں تحقیق شروع کردی، نہ شکاری، نہ آگ، نہ کھولتا تیل، نہ مرچ مصالحہ، نہ دس دس انگلیوں اور بتیس بتیس دانتوں والے انسان، کچھ بھی نہیں تھا۔ چھوٹی مچھلی کہنے لگی:

''یہ بڑی مچھلی ان پڑھ جاہل، پتھر کے زمانے کی باتیں کرنے والی، کوئی حقیقت نہیں اس کی باتوں میں۔ میں نے خود تحقیق کی ہے۔ اس کی بتائی ہوئی کسی بات میں بھی سچائی نہیں۔ میرا ذاتی مشاہدہ ہے، وہ ایسے ہی سنی سنائی نام نہاد غیب کی باتوں پر یقین کیے بیٹھی ہے۔ اس ماڈرن سائنسی دور میں بھی پرانے فرسودہ نظریات لیے ہوئے ہے۔''

چنانچہ اس نے اپنے ذاتی مشاہدے کی بنیاد پر بوٹی کو منہ میں ڈالا، کانٹا چبھا، مچھلی تڑپی، شکاری نے ڈور کھینچ کر باہر نکالا، آگے بڑی مچھلی کے بتائے ہوئے سارے حالات سامنے آگئے۔

انبیاء کرام علیہم السلام نے انسانوں کو موت کا کانٹا چبھنے کے بعد پیش آنے والے غیب کے سارے حالات و واقعات تفصیل سے بتا دیئے ہیں۔ بڑی مچھلی کی طرح کے عقلمند انسانوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی باتوں کو مان کر زندگی گزارنا شروع کردی۔ چھوٹی مچھلی جیسے نظریات رکھنے والے انبیاء کرام علیہم السلام کا راستہ چھوڑ کر اپنی ظاہری تحقیق کے راستہ پر چل رہے ہیں۔ موت کا کانٹا چبھنے کے بعد سارے حالات سامنے آجائیں گے۔

مچھلی پانی سے نکلی واپس نہ گئی، انسان دنیا سے گیا واپس نہ آیا، بس یہی وقت ہے اگر سمجھ گئے تو......

بقول شاعر:

آج لے ان کی پناہ، آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے، قیامت میں اگر مان گیا

قارئین کرام! یہ زندگی ہمارے پاس اللہ رب العزت کی امانت ہے۔ ایک معینہ مدت میں، خواہشاتِ دنیا، نفس اور شیطان سے بچتے ہوئے اس امتحان گاہ سے گزرنا اور کامیاب ہونا ہے۔ اگر اس زندگی کو ظاہری کھیل تماشے میں گزار دیا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا نہ ہوئے تو کل روزِ قیامت سوائے ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

Is Modern Education Truly "Empowering" Women?

(Muqadas Ghumman)

The education system of any society is, or should be, deeply rooted in its societal foundations. Education serves as a means to an end, and when a society's goals are clear, it can design an education system to support those objectives. However, when societal goals are unclear, the ruling elite often take control of both governance and intellectual discourse, shaping education systems to serve their own interests. What, then, is the objective of the current global order? It is capitalism and, hence, materialism. This system imposes an education model that molds individuals into capitalist and materialistic beings.

Adam Smith, the father of capitalism, argued that society benefits when individuals work in their self-interest to generate capital. In this view, societal welfare is tied to wealth accumulation and material gain alone. As a result, in a system dominated by materialism, anyone not contributing to capital production is considered unproductive or even irrelevant.

Under this capitalist framework, women who dedicate themselves to homemaking are often perceived as non-beneficial to society. This is where the Islamic perspective fundamentally diverges from its rivals. In Islam, a woman's worth is not determined by her ability to generate capital. Instead, her role as a mother and homemaker is seen as equally vital to society's well-being. A woman who nurtures and raises a family contributes to the moral and social fabric of the community, a role as significant as that of a man who earns income. Unfortunately, industrialization and the expansion of capitalism have devalued these contributions, reducing society's focus to material success alone. The act of raising healthy, morally upright children has been dismissed as insignificant, and instilling high moral values in future generations has been overshadowed by material aspirations.

This dynamic explains why education for men and women differs in Afghanistan, a society guided by Islamic principles rather than capitalist interests. Today's globalized culture exerts enormous pressure on all societies to conform to its norms, leaving little room for nations to define their own values and educational frameworks. Afghanistan, in particular, has faced widespread criticism for its policies regarding women's education. Modern education is often described by institutions like the World Bank as an "investment critical for developing human capital," and by organizations like the OECD as a means to achieve "greater productivity and economic growth." These objectives, however, are deeply rooted in capitalist ideologies. Why, then, should Afghanistan, which upholds values, morals, and beliefs drastically different from those of capitalist societies, adopt an education system designed to serve capitalist goals?

The need for a redefined education system is not limited to Afghanistan but extends to the entire Muslim world. It is essential to create an education system that aligns with Islamic societal roles and values. In Islam, men are regarded as the guardians of their families, and women as the caretakers of their husbands' homes and children, as emphasized in the teachings of the Prophet Muhammad *(SAAW)*[Ref: Bukhari]. This division of responsibilities highlights the vital contributions of women in shaping the moral and spiritual character of future generations. Women play a central role in nurturing children to become God-conscious individuals, ethical traders, wise judges, capable leaders, and compassionate warriors. Cultivating such qualities requires skill, dedication, and time.

The question arises: does the current education system equip women to fulfill these critical roles? The answer is simply no. Therefore, it is imperative to establish an education system that prepares both men and women for their respective roles in society. This approach would move beyond the narrow focus on material success, fostering a holistic and value-based education tailored to the unique needs and responsibilities of each sex/gender in an Islamic context.

About the Author: ***Muqaddas Ghumman, a traditional Muslim housewife, is a frequent contributor to Nida e Khilafat. She is also actively engaged in homeschooling projects.***

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.3

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین

کھانسی کا شربت

شوگر فری

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

PHARMA